

لڑکیوں کو دوست
کیسے بنائیں



فہرست

تاجر و صنعت کار اور لڑکیاں

انجینئر اور لڑکیاں

سیاستدان اور لڑکیاں

اداکار، ماڈل یا شوبزنس اور لڑکیاں

مصور، موسیقار، ادیب، شاعر اور لڑکیاں

خطوط۔

ایک تجزیہ۔

اپنے پر تنقید والیے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میرے نوجوان دوستو!

آداب :-

"میری آئیڈیل ایسی ہو کہ بعد دوسری نوجوانوں کے پسندیدہ پسندیدہ موضوع پر کتاب حاضر ہے لیکن اس کتاب کا مقصد لڑکیوں میں اپنے آپ کو مقبول بنا کر شریک زندگی کا بہتر انتخاب ہے کہیں آپ اس کتاب سے کوئی غلط مقصد اخذ مت کیجیے :- آج کا نوجوان ماضی کے مقابلے میں زیادہ باشعور اور کثیر المقاصد رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو بلند پرواز ——— اور ترقی کی دوڑ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش میں برسرپیکار ہے۔ لیکن اس کے باوجود لڑکیوں کے درمیان وہ اپنے آپ کو احساس کمتر محسوس کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ان کی قربت حاصل کرنے سے محروم رہتا ہے حالانکہ اس میں بے پناہ صلاحیتیں وجود ہیں

اس کتاب میں نوجوانوں کے اس مشکل ترین مسئلے کی لفظا تدبی اور جگہ جگہ حوالوں "مثالوں کی مدد سے ان کے اس پیچیدہ مسئلے پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاکہ انہیں اپنی آئیڈیل

سے کے انتخاب اور لڑکیوں سے پُرخلوص دوستی میں کسی قسم کا پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ کہیں آپ میرے اس صفحے سے یہ نتیجہ اخذ کر بیٹھیں کہ ہمارے نوجوان میں عقل کا فقدان ہے نہیں ایسا نہیں ہے۔ ہمارا آج کل کا نوجوان سنجیدہ تعلیم کے زیور اور فنی نعمتوں سے آراستہ و پیوستہ ہے پھر ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ وہ شعور نہیں رکھتا یا عمل کا فقدان ہے ہم نے کہا ہے نا کہ لڑکیوں کے درمیان وہ اپنی پسند کا اظہار کرتے ہیں احساس کمتری نظر آتا ہے اس کی وجہ وہ لڑکیوں میں توجہ حاصل کرنے کے فن سے نا آشنا ہوتا ہے مثلاً وہ کسی لڑکی کو دل کی گہرائی سے چاہتا ہے لیکن اس سے گفتگو کرنے سے اس کو اپنی جانب متوجہ کرنے میں جھجک محسوس کرتا ہے اور جب وہ لڑکی کسی دوسرے لڑکے میں دلچسپی لینے لگتی ہے۔ اور ایک دن جب اسے یہ اطلاع ملتی ہے اس کی منظور نظر کی خلاں لڑکے سے منگنی ہو گئی ہے تو اس وقت اس کے ذہن میں سانپ سر سرا اٹھتے ہیں اور اس دل چاہتا ہے کہ اپنے بال نوچ ڈالے اپنے احساس کمتری کا ماتم کرے "یہ کتاب" ایسے دل کے رہبر دوست ہے مجھے یقین ہے آپ اس کتاب کو اپنی مجبوریہ سے زیادہ اہمیت دیں گے سرہانے لے

کر سوئیں گے ممکن ہے کہ آپ کی آئیڈیل لڑکی خواب میں اپنا رنگین آنچل لہرا کر آپ کے ہونٹوں پر مسکراہٹوں کی کہکشاں سجا دے۔

محبت

مہ وش ابھی چند لمحہ قبل شور روم میں وارد ہوئی تھی۔ موسم بہار کے اوّلین پتّے کی مانند اس کا کِھلتا، مہکتا حُسن کسی شاعر کی معنویت کا ہم آہنگ رہا ہو۔ اُسے دیکھ کے دل کے ملائم گوشۂ انسیّت میں ترنم ریز ارتعاش مژدہ کیف بہنے لگتا۔ آنکھیں کسی ردّ و قدح کے بغیر ذہن میں پیوست ہو کر گل رنگ لطیف جذبوں سے ہمکنار کرتے ہیں جو یا ہو جاتی اس کی آمد کسی طور میرے لئے طلسم خیال نشاط وصل سے کم نہ تھی۔

لوگ کہتے ہیں یہ احساس کا جنون ہے، سے محبت کہتے ہیں۔ جیسے میں نے لیلیٰ سے، ہیرے رانجھا سے، فرہاد نے شیریں سے۔ شاہ جہاں نے ممتاز محل

سے، انگنت لوگوں نے اپنے جذبوں کی صداقت کا خراج جنون کی کیفیت سے تار تار ہو کر چاہت کو رنگ خون بخشا ہے۔

میں ان بے ہودہ یاسیت آمیز جذبوں کو کیا نام دوں۔ وہ تصویر بتاں جو میرے نہاں خانے میں اپنی تمام تر حشر سامانیوں سے جلوہ فگن ہے اس کے لبوں کا تبسم۔ برف پوش پہاڑوں میں شفاف پانی کے جھرنوں کا شور میرے رگ وپے میں مستی شباب کی کیفیت طاری کئے ہے یہ میرے احساس و نظر کا خلل ہے یا چاہت کا جنون ـــ یک طرفہ چاہت کا الحاق ذہن سے کروں یا دل سے۔

اس کا سراپا جب نگاہوں کے سامنے ہو تو ذہن کی پُر پیچ لہروں میں مترنم گھنٹیوں آرتعاش متحرک ہو کر ہیجان بپا کر دیتا ہے۔ دل اس کی نسبت کلی سے ریشمی خواب گوندنے لگتا ہے۔ اس خواب کو تعبیر حقیقت کا روپ دینے کے لئے جسم کا ہر اعضاء رعشہ دوانیوں کا شکار ہو کر ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ اس لمحے مستقبل کئی رنگ اپنے وجود میں سمیٹے میرے سامنے ہوتا ہے۔ اسے کیا کہوں؟

میں اُسے دل کی تمام صداقتوں سے چاہتا ہوں۔ میرے پاس اُس کے لئے بے شمار رنگیں خواب ہیں۔ اس کے گداز کے لئے آغوش کشادہ ہے۔ اس مجسم قیامت پر آنکھیں نثار ہیں، اس کے ناز ہی میری زندگی کا مقصد ہیں۔ اُسے اپنے ذہن کی شوریدہ سری کہوں، ہیجان پاگل پن سے تفویض کروں۔ لفظوں کے پندار میں ان جذبوں کو

مقید کرنا میرے اختیار میں نہیں، لیکن فطرت کے تقاضے جو قدرت نے انسان کو تفویض کیے ہیں اس سے فرار ناممکن ہے۔

وہ تیکھے نقوش جاذب نظر گلابی دوشیزہ اب تک شیلف میں لگی کتابوں میں اپنی پسند کی متلاشی تھی۔ وہ شیلف میں سے کوئی ایک کتاب نکالتی، اس کی ورق گردانی کرتی اور واپس اسی جگہ پہ رکھ دیتی۔ شاید ابھی تک اپنی مطلوبہ کتب نہ مل سکی تھی۔ میں نے کئی بار سوچا کہ اس سے معلوم کروں اسے کیا درکار ہے، کس قسم کی کتاب چاہیے لیکن حوصلہ نہ ہوا۔ البتہ میری نظروں کی گستاخیاں اس کی حرکات و سکنات کو چاہت کی میزان میں تول رہی تھیں۔ اس کے تراشیدہ جسم جو حسنائے قدرت کا ایک نادر عطیہ ہے۔ اس کے اک اک نمائش پذیر اعضائے جسم کو والہانہ بوسے ثبت کر کے تخیل کی رزم آرائی روشن کرتے ہیں محو تھیں۔

متعدد بار میں نے اس ماہ جبیں کو متوجہ کرنا چاہا لیکن ہر بار حوصلہ ناتواں رہا۔ میرا تجسس اسے اپنا مقرب بنانا چاہتا تھا۔ مگر میری محجوب عنود خیالات کو تقویت دینے کے لیے میرے پاس کوئی ذریعہ استراحت کا باعث نہ تھا۔

وہ ہر تیسرے چوتھے روز آتی اور اپنی ضرورت و پسند کی کتب خرید کر چلی جاتی۔ اس سلسلے کو تقریباً تین ماہ ہونے کو آئے تھے لیکن التفات کی اک ادنیٰ نظر میرے مقدر کے جلد میں نہیں۔ ویسے تو سارا دن

تھا۔ اس ماہ جبیں کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں قطعی ناکام رہا تھا۔ میں اس فن سے ناآشنا تھا کہ کسی لڑکی کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لئے اپنے وجود اپنی شخصیت میں کسی قسم کی خوبیاں اور کشش ہونی چاہیئے۔

چاہت ایک ایسا لطیف ملی جذبہ ہے جس کا تعلق کشش سے ہے انسان شعوری طور پہ اور کبھی غیر شعوری طور پہ اس کا اسیر نظر آتا ہے کبھی کبھی یہ جذبہ انسان کو وحشت وجنوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ محبت کا مفہوم تو چاہت ہے لیکن اس کی تفسیر لفظوں کی قید و بند سے مبرّا ہے سمندروں کا وصف بھی اس ضمن میں کم تر محسوس ہوتا ہے یہ تو احساسات جذبات کا مجموعہ ہے، جسے سنگلاخ چٹانیں ریگستانوں کے سیال طوفان سمندروں کی ہولناک موجیں بھی اس جذبے کو روکنے سے قاصر رہی ہیں۔ یہ تو خوشبو ہے جو ہوا کی دوش پر سفر کرتی ہے۔ جس کی راہ میں کوئی رکاوٹ کارگر نہیں ہو پاتی۔ پھول گلشن میں کھلتا ہے لیکن خوشبو وسیع و عریض کو مہکاتی ہے۔ آنکھ کیف کے سوا اسے کوئی نام نہیں دیا جا سکتا محبت کسی کشش کے تحت دل و ذہن میں کسی شبیہ کو شدت سے قبولیت کا نام ہے۔ اور یہ قبولیت جب ہجر و فراق کے احساسات سے دست و گریباں ہوتی ہے تو وحشت عود آتی ہے۔ جنون مجنوں

بنا دیتا ہے۔ اگر یہ محبت قلب کی سچائیوں پاکیزہ اطوار کے جذبوں پر مشتمل ہو تو انسان کو نشاط کی جانب عروج دیتی ہے۔ اور انسان جذبوں کے پیکر کو دل کے منہاں خانے آویزاں کرنے کے بعد اپنے مضبوط اعصاب اور حاضر ذہن کے توسط سے اپنی صلاحیت کو بروئے کار لاکر اپنی شخصیت کو کشش انگیز نائے چاہت کا اظہار کرے تو کوئی مضائقہ نہیں کہ وہ اپنے جنون کو متانت سے مشروط کر سکے۔ وہ اپنے تخیل، چاہت کو حقیقت کا روپ دے سکے ورنہ اس یک سیلر کی طرح دھواں دھواں ہو کر راکھ ہو جائے اور تمام زندگی کرب کے تار و پود میں الجھے اپنی حسرتوں پہ ماتم کناں رہے۔

عورت

عورت سے ہے تصویر کائنات میں رنگ۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے جو اس انسان اور کائنات کی ہر شے کا تخلیق کار ہے جو تمام برگزیدہ بزرگوں میں عظیم مقدس وعظمت دار ہے۔ اول و آخر صرف اور صرف اس کا نور ہے۔

دنیا کے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد اللہ تبارک تعالیٰ نے ان کی دائیں پسلی سے عورت۔ مخالف جنس کو پیدا کیا، اور اس کے اعضاء جوارح میں ایسی کشش عطا فرمائی جو مرد کے لئے طلسم سحر کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس کی تخلیق کا مقصد ہم جیسے کم فہم لوگ اس کی عظمت مقاصد کو سمجھنے سے کوتاہ ہیں لیکن انسان کی عقل جو اس کے سامنے ہیچ ہے۔ صرف اس قدر سمجھ سکی ہے کہ عورت کو مرد کی تنہائی کی رفیق فطرت کو شور و آہنگ کی لطافتوں سے آشنا اور نسل آدم کی نسل کشی کے لئے دنیا کی رونق عطا فرمائی ہے۔

عورت میں جو قدرت نے سب سے بڑی اور اہم کشش عطا فرمائی ہے وہ مخالف جنس ہے۔ اس کے جسم میں مخروطی ابھاروں، پیچ و خم میں تنگنائے مخالف کے لئے ایک ایسی نایاب، گوناگوں، خوابیدہ، مسحور کن لطیف کیف آور کشش پیوست کردی ہے کہ مرد اس جنس مخالف کے فسوں میں زندگی کی آسودگیوں کی تلاش میں متلاشی نظر آتا ہے۔ اسے پانے۔ اس کی نظروں میں اپنے لئے چاہت کی کرنیں، روشن دیکھنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے اپنے ذہن میں بے شمار رنگین طلسم ہوشربا خواب سجاتا ہے۔ اس خواب کی تعبیر کے لئے دشت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات مجنوں کہلانے لگتا ہے۔

عورت مل جانے کی صورت میں اپنے خوابوں کی تعبیر اس کے جسم کے ایک ایک اعضاء، خم و بند سے اپنا حق سمجھ کر وصول کرتا ہے۔ اس عورت کے جسم کی شراب سے اپنے جذبات کو پوری طرح سیراب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

عورت قدرت کا ایسا بیش بہا عطیہ ہے جس میں زندگی کی۔ مرد کے لئے تمام لطافتیں، لذتیں، خوشبوئیں، راحتیں، مزا میں، احساسات وجذبات سے کشید کر کے عورت کے خمیر میں پنہاں کر دی گئی ہیں۔ اس دنیا میں مرد کے لئے اگر کوئی کشش ہے تو وہ صرف اور صرف عورت ہے اس کے جسم سے اٹھنے والی مہک ہی مرد کے وجود میں حرارت زندگی برقرار رکھے ہوئے ہے۔

عورت اور مرد ـــــ زندگی کے اس اندوہناک سفر میں لازمی جزو کی حیثیت رکھتے ہیں، جیسے گاڑی کے دو پہیئے۔

ان دونوں فریق سے دنیا کا تمام مروّج نظام قائم و دائم ہے ازل سے ابد تک یہ دونوں لازم و ملزوم رہے ہیں اور رہیں گے۔ کیونکہ یہی قدرت کا قانون ہے اور اس کے احکامات میں کسی ترمیم کا تائید و تردید اثبات و نفی کی گنجائش نہیں، وہ خالق ہے اور تخلیق پر صرف اُسے اختیار ہے۔

عورت کے بارے میں ہر آدمی کے خیالات میں یکسانیت نہیں ملتی کوئی معاشرہ اُسے اعلیٰ درجہ دیتا ہے اور کوئی اپنے سے کم تر جان کر اس کے احساسات کو اپنے ظالمانہ رویہ سے ریزہ ریزہ کر کے طمانیت محسوس کرتا ہے۔

کہیں عورت کو صرف جنس کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے اور اسے بستر کی زینت جان کر اپنی ہوس کو خواہشات تلے مقدم رکھا جاتا ہے۔ ایسے لوگ زندگی میں کبھی عورت کے حظوں سے شاہراہ شباب کے بھید نہیں پاتے، اور نہ ہی عورت کے بزم گوشوں میں اُن کے لئے التفات و چاہت کا کوئی عنصر ہوتا ہے۔ ایسے لوگ ساری عمر تشنگی کا شکار رہتے ہیں۔

اور آخری دنوں میں ان کا یہ جارحانہ انداز عورت کے ذہن و دل میں جو نفرت کی لو پھیلا دیتا ہے وہ زندگی کے آخری دنوں میں زہر کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔

اولاد اس سے متنفر ہو جاتی ہے کیونکہ وہ اپنی ماں کے ساتھ (جو اس کیلئے صرف عورت تھی) باپ کا ظالمانہ سلوک عرصہ سے برداشت کرتے آئے تھے۔ ایسا نازیبا حالات میں وہ ہمیشہ ماں کا ساتھ دیتی ہے۔

ایسے لوگ یہ بھول جاتے ہیں، عورت کو بیوی کے سوا اور بھی کئی تقدس حاصل ہیں۔ ہر رشتے کی اپنی عظمت ہے۔ احترام ہے۔ عورت پہلے ماں ہوتی ہے۔ جو کرب و اذیت، جو اپنی تمام جاذبیت و خوبصورتی کو نظر انداز کر کے، ایک عرصہ درد کی لہروں میں مبتلا رہنے کے بعد بچے کو تخلیق کرتی ہے۔ اس کا رتبہ، مرتبہ تمام عورتوں میں سب سے بلند ہوتا ہے کیونکہ وہ ماں ہوتی ہے۔

دوسرا رشتہ بہن کا ہے۔ جو مشرق میں غیرت و عزت کی اتنا ز کبھی جاتی ہے، جس کے سینے میں اپنے بھائی کے لئے بے پناہ محبت کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ تیسرا رشتہ بیٹی کا ہے۔ یہ بھی عورت ہوتی ہے، جس کے لئے انسان اپنی تمام دولت اور خوشیاں دار نے سے گریز نہیں کرتا۔ اتنے بہت سے رشتوں کے باوجود اگر عورت کی اہمیت و تقدس کو نہ سمجھے تو یہ مرد کی سب سے بڑی حماقت و بھول ہے۔ اس لئے مرد پر لازم ہے کہ عورت کو اپنی زندگی کے نشیب و فراز، غم، خوشی اور جنسی لذت میں برابر کا شریک سمجھے اس کی خواہشات کو اپنے احساسات کے میزان میں تولے۔ انصاف کرے اور اس کی آرزوؤں کے مقدم رکھے۔ کیونکہ عورت کی اک نظر التفات مرد کی زندگی کا رُخ بدل دینے کی صلاحیت رکھتی ہے کیونکہ عورت کے وجود سے

لڑکیوں کو دوست بنائیے

ہے تصویر کائنات میں رنگ —— پھر آپ اس رنگ کی سحرکاریاں سے کیسے انحراف کر سکتے ہیں۔

آئیڈیل

ہر انسان اپنے ذہن کے آئینے میں دل کش نازنین کا پیکر تراشتا ہے وہ پیکر ہر لمحے اس کے تصور میں فرد کش رہتا ہے اور یہ انسان کی جبلت و فطرت ہے کہ وہ اس پیکر و عکس میں اپنی آئیڈیل کی صورت میں ہر قریب ہونے والی لڑکی میں متلاشی دکھائی دیتا ہے۔

یہی فطرت کا خاصا ہے کہ بلوغت کے آغاز اوائل سے ہی مخالف جنس کی کشش نوجوان میں شوریدہ سری اختیار کر لیتی ہے اور وہ اپنے دل کے نہاں خانے میں اپنی زندگی کے رفیق کا خاکہ بنانا شروع کرتا ہے۔ بتدریج عمر کے ساتھ ساتھ جب صنف نازک کی طلسم سازیاں ہوشربائیوں —— اور جلوہ افشانیاں نظروں کو خیرہ کر کے دل میں چٹکیاں لینے لگتی ہیں۔ انہی ساعتوں میں وہ اپنے تراشیدہ خاکہ کو گلکاری نکھار زندگی کے مقاصد میں شامل کر لیتا ہے۔ جب یہ خاکہ مکمل کسی حسین دوشیزہ کا پیکر تصور کے

آئینے میں اپنا عکس ابھارتا ہے تو وہ اُسے اپنی آئیڈیل کہنے لگتا ہے اس وقت اس کے دل میں یہ پیکرِ مہ وش اپنا ہمزاد و تلاش کرنے پر انسان کو اُکساتا ہے۔ عجیب عجیب کیف آور سرگوشیاں ذہن میں جلترنگ بکھیرنے لگتی ہیں۔ آئیڈیل انسانی ذہن کا خواب ہوتی ہوتی ہے، جبکہ تعبیر اس قدر سنہری نہیں ہوتی جو آنکھوں کو چکا چوند کر دے، جیسا کہ ایک نوجوان سوچتا ہے۔ چاند کی خواہش کرنے سے وہ حاصل تو نہیں ہو سکتا۔۔۔ اسی طرح آئیڈیل صرف خواب اور سوچ کی حد تک محدود ہے۔

آئیڈیل۔۔۔ وہ جو خواب ہو حاصل نہ ہو سکے۔۔۔ سراب کی مانند۔

یہ لوگ آئیڈیل کی کھوج میں زندگی میں تلخیاں گھول لیتے ہیں وہ ساری زندگی کرب کے سمندر میں غوطہ زن رہتے ہیں، اور ہر لمحے ان کی زبان پر شکوے انگاروں کی طرح دہکتے رہتے ہیں۔ آئیڈیل کا نظریہ ایک خوبصورت و دلنشیں تصوّر کے سوا کچھ بھی نہیں زندگی میں نارسائی تشنگی اور محرومی کا ازالہ صرف اس تصوّر پیکر سے وابستہ ہے۔

آئیڈیل سراب ہے۔ اسے نظر کا فریب، سوچوں کی صناعی تو کہہ سکتے ہیں۔۔۔ لیکن اسے حقیقت کا روپ دینا انتہائی مشکل ہے۔ بلکہ ناممکن کہیں تو بے جا نہ ہو گا۔

آئیڈیل کا تصور جو اکثر نوجوانوں کے ذہن میں پایا جاتا ہے نہایت مضحکہ خیز و پُراسرار دیومالائی سا ہوتا ہے۔ ان کی سوچوں نے جو آئیڈیل کا تصور، پیکر اپنے ذہن میں تراشا ہوتا ہے وہ کچھ اس طرح خوبیوں کا مجمع ہوتا ہے۔

لڑکی سرو قد، گلابی رنگ، تیکھے جاذب نظر نقوش، جسم کا ہر خط نمائش پذیر، گفتار میں شیرینی، لہجہ میں شہد کی حلاوت، صنف نازک کے تمام طلسم ہائے جسم، اعضاء و جوارح کے تمام تر زیور سے آراستہ۔ بس قدرت کا وہ واحد شاہکار ہو جو اس کی شریک زندگی بنے۔

چال میں ایسا بانکپن کیف ہو کہ دیکھنے والے کی نظریں مضطرب ہو جائیں اور جب وہ اس ماہ پارہ کو اپنے گھر کے دروازے سے لے کر نکلے تو بے شمار نظریں اس کے تعاقب میں ہوں۔ اس نوجوان کی قسمت پر رشک کرنے کی بجائے قتل کرنے پر آمادہ ہو جائیں دیتی خلفشار کے تار و پود میں الجھ کر اس شخص سے اس پیکر کو چھین لینے کے لئے اپنی زندگی داؤ پر لگا دے۔

کیسا بے ہودہ عجیب مذاقیہ خیز تصور ہے۔ آئیڈیل زندگی کی تلخیوں میں شریک ہونے کے لئے ہوتی ہے یا اس کی نمائش سے بھیانک جان لیوا خطرات مول لینے کے لئے۔

ایسے نوجوان جن کے ذہن میں چاند کو آسمان سے کھرچ لینے کا

تصوّر چور دروازے سے در آتا ہے۔ وہ اپنی زندگی کو کانٹوں اور سنگ ریزوں پر گھسیٹتے رہتے ہیں۔

آئیڈیل وہ خوابیدہ فسوں ہے جسے آپ پُراسرار کہہ سکتے ہیں اکثر جگہوں پہ آئیڈیل بحث کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ مشرق کے باسیوں ماحول اور معاشرے کی بات تو۔۔۔ آئیڈیل کا تصور حیا کے دبیز پردوں میں جھانکتی ہلکی شبیہہ کی طرح ہے۔

خود یورپ میں جہاں اس کا فقدان، تشکیل و نمو ہوتی ہے۔ یہ پُراسرار تصور بیچ در بیچ میں ملوث پایا جاتا ہے۔ آئیڈیل کی عام فہم تعریف صرف اس قدر ہے۔ مثالی شخصیت۔۔۔ گویا ایسی شخصیت جو کسی کے تصور سوچوں، نظریات، خواہشات اور تعلقات پر پورا اترے لیکن انسان کو اس حقیقت کو بھی مدِنظر رکھنا چاہیئے کہ خیالات، تجربات کی روشنی میں احساسات اور توقعات میں مختلف وقفوں سے تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہے۔ انسانی ذہن میں لچک اور حرکات و خیالات صلاحیتوں کے زیرِ اثر زندگی کی تیز دھار رفتار نے اُسے بادہ صفت بنا دیا ہے۔

آئیڈیل کا مقصد و تصور۔۔۔ وہ لڑکی جو آپ کی زندگی میں ہر خوشی وغم میں برابر کی شریک سفر ہو۔۔۔ آپ کے پہلو بہ پہلو۔۔۔ شانہ بہ شانہ آپ کے قُرب کی دلدادہ ہو۔ اور زندگی کی راہ میں پھیلے ہوئے سنگریزوں سے زخم زخم آلودہ پاؤں کی پرواہ نہ کرے۔ اور جہاں نخلستان آئے اس کے سائے میں آپ کو کیف دے، خلوت

کو گرم جوشی ـــــ اپنی پوری چاہت سے آپ کے ذہن و جسم کو استراحت بخشنے ـــــ اس میں آپ کی خوشبو ہو ـــــ اسے دیکھ کے آپ کے ذہن میں گزرے ہوئے کربناک لمحوں کا احساس مٹ جائے۔ آپ طمانیت محسوس کریں۔

عمر کی منزلوں کے ساتھ ساتھ انسان کے ذہن میں پختگی عود آتی ہے تجربات زندگی کی حقیقتوں سے جب پردہ اٹھاتی ہے تو اس کے نظریات مشاہدات و تجربات کا تابع ہو جاتے ہیں اور وہ ان تجربات کو بنا منفرب بنا کر زندگی کے ساتھی کا چناؤ کرتا ہے ـــــ جو شخص ان جذباتی نوجوانوں سے زیادہ کامیاب زندگی سے وابستہ ہو جاتا ہے سلجھے ہوئے ذہن کے لوگ ان تصوراتی طلوبطرہ قسم کی آئیڈیل کی موشگافیوں میں نہیں اُلجھتے ـــ اور نہ ہی اس قسم کے فضول و معیوب خواب سے اپنے دل کی رزم گاہ سجاتے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ خواب خواب ہوتے ہیں، جنہیں اس نے بند آنکھوں سے غفلت کی آغوش میں دیکھا ہے۔ حقیقت کی دنیا میں اتنے بہت سے رنگوں کی آمیزش کو صحیح شکل دینا انتہائی پیچیدہ ـــــ مشکل ہے ـــــ لیکن ناممکن نہیں ـــــ لیکن اکثر ان بہت سے رنگوں سے وہ اپنی خود کی شکل مکروہ بنا بیٹھتے ہیں۔

خواہشات کی محرابوں کی لمبائی اس قدر بلند نہ ہو کہ اس میں دروازہ لگوانے کے لئے کل سرمایہ حیات داؤ پر لگانا پڑ جائے۔ جب

کہ نتائج انتہائی بھیانک ہوں۔

خوبصورتی، حسن کی سحر کاریوں کا کون ایسا ہے جو دلدادہ نہیں —

لیکن اس کے لیے آپ خود پر نظر ماریئے۔ جائزہ لیجئے۔ رنگ، قد، جسم کی ساخت، صلاحیتیں، آواز، آپ میں جسمانی کشش کس قدر ہے۔ آپ کی شخصیت کس قدر مقناطیسی ہے — اور حسن کی ناز برداریوں کا تخمینہ لگا کر دیکھئے — کیا آپ اس کے معیار کے قابل ہیں اس کے باوجود ہم اس بات کا اعتراف کرنے میں بخل نہیں کریں گے۔ آئیڈیل ضرور ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے صلاحیتیں بروئے کار لائیے اور اپنے آپ کو اس کی نظر کا پیمانہ بنا کر مارئیے۔

ہمارے اس معاشرے میں رہنے والے مرد اپنے آپ کو عورت کے مقابلے میں خود کو شہ زور، طاقت ور اور دانشمند تصور کرتے ہیں۔ اور اپنی حاکمیت خواہ کسی شکل میں ہو۔ باپ، بھائی، شوہر قائم رکھنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ وہ عورت جو چند روز پہلے اس مرد کی غیرت عزت اور گھر کی رونق ہوتی ہے۔ اُسے استعمال کے بعد دوسرے مرد کی ٹھوکروں میں زندگی کی اذیت برداشت کرنی پڑتی ہے۔

اس معاشرے کی اندھی تقلید مجبوراً عورت کو چتا میں زندہ جلنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ اس کے جلتے ہوئے گوشت میں سے اٹھنے والی بُو سے ان لوگوں کے دماغ نہیں پھٹتے —— مقام حیرت ہے۔ اور افسوس بھی۔ کیسے مکروہ خیالات انسان نے اپنے ذہن میں اس ترقی پذیر ٹیکنالوجی دور میں (جبکہ انسان چاند پر دنیا بسانے کی کوشش کر رہا ہے) پال رکھے ہیں، جسے دیکھ کر انسانیت اپنے ہی گریبان میں منہ چھپائے سسکتی محسوس ہوتی ہے۔ لڑکی کی پیدائش کو منحوس خیال کیا جاتا ہے۔ جبکہ لڑکے کی ولادت پر مبارک کی صدائیں میں مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں۔ جشن کا اہتمام ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے نام سے خاندان کی وجاہت قائم رہے گی۔ اس کی پرورش ناز و نعم کے ساتھ نہایت آزادانہ طور پر ہوتی ہے —— جبکہ لڑکی بچپن سے جوانی تک احساس کمتری کے بوجھ تلے بے شمار نازیبا، انسانیت شکن قسم کی پابندیوں میں پرورش پاتی ہے۔ اس کی بہت سی خواہشات و خوشیوں کو یکسر نظر انداز کر دیا جاتا ہے قدم قدم

بھرپور کوشش کرتے ہیں۔

عورت کو پاؤں کی جوتی کی نسبت سے حسب ضرورت اس کے
سے لذت خود اٹھانے کے بعد دوسری عورت کو اپنے بستر کی زینت بنانے
پر اس کے لئے توہمات، روایات پہرے داروں کی طرح سایہ فگن رہتی
ہیں اور اس کی جائز خواہش کے اظہار پر ـــــ بدزبان، بے حیا جیسے
القاب سے نواز کر لڑکی ہونے کے جرم میں سزاوار ٹھہرایا جاتا ہے۔ اس
کی خواہشات کے ارد گرد رکاوٹوں کا وسیع احاطہ محیط ہوتا ہے۔ جوانی کی
دہلیز پہ قدم رکھتے ہی اُسے بعض اوقات خود اپنے وجود اور ذات سے
نفرت سی ہو جاتی ہے اور وہ اندر ہی اندر اپنی سلگتی ہوئی زندگی کے
ایندھن میں موم کی طرح پگھلتی رہتی ہے۔ وہ پیار و محبت، ہمدردی کی
متلاشی ہوتی ہے۔ ایسے میں اگر کوئی مرد اس پہ نظرِ التفات کا سایہ فگن
کر دے اور چند شیریں لفظ کا شہد اس کے کانوں میں ٹپکا دے تو وہ
موسم بہار کی طرح کھل اٹھتی ہے اور اس کی نظر میں اس مرد کا مقام
اپنے دل میں اپنے محبوب کی حیثیت سے تسلیم کر کے اُسے خوابوں میں
بلانے کی کوشش کرتی ہے۔ اگر مرد اُسے اپنی شریک زندگی بنانے کے
لئے تیار ہو تو وہ بغاوت پر آمادہ ہو جاتی ہے۔

شخصیت

قدرت کے مروّج نظام نے انسان کو جو فطرت عطا کی ہے۔ اس فطرت کے گرد جذبے، خواہشات، سوچیں احاطہ کئے ہیں کوئی انسان اس نظام قدرت سے مبرّا نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ انسان خلّاق ذہن سے اپنی فطرت کو آزادی بخشی دے کر کہیں پستی کے عمیق گرداب کے

سے نا ڈبو دیں پھنس کر زندگی کو تلخیوں سے ہمکنار کر لیتا ہے اور کبھی بار ان اپنی صلاحیتوں کو اُجاگر کر کے دوسروں پر اپنی قامتی کی مہر ثبت کر کے منفرد شخصیت کی حیثیت سے افضل نظر آتا ہے۔

انسانی فطرت کا یہ تقاضا ہے کہ وہ اپنے آپ کو دوسروں سے افضل ممتاز، منفرد دیکھنا چاہتا ہے اور یہ اس وقت ہی ممکن ہے جب اُس کے سر میں خود سری، کوئی لگن، کسی کو پانے کی جستجو، اگر ایسا ممکن ہو تو انسان میں جدوجہد کا مادہ عود آتا ہے اور وہ قامتی و قطابئیت کے لئے ہر قسم سر کرنے کی کوشش میں برسرِ پیکار ہو جاتا ہے۔ یہ ازل سے ہوتا آیا ہے اور ابد تک فطرت کو میزان میں یونہی تو لتا رہے گا۔ ہر آدمی اپنے آپ کو نمایاں اور منفرد کرنے کے لئے ایک دوسرے پر برتری، سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں سے عروج کی منزل پہ فروکش ہو اور دوسرے لوگ اس کی قطابئیت کا اعتراف کریں۔

گاڑی کے دو پہیئے ـــــ عورت اور مرد ـــــ یہ دونوں جن کے دم خم سے دنیا میں تمام رونقیں قوسِ قزح کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں۔ رنگ و بو کا کیف آگیں سیل دنیا کو گہما گہمی بخشے ہوئے ہے۔ تمام حشر سامانیاں، رنگینیاں و رعنائیاں، گلفشانیاں، غلغلہ روئے زمین کی عنان سلطنت انہی کے وجود کا طلسم کدہ ہے۔ یہ آج سے نہیں ازل سے ابد تک احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے عورت اور مرد کو ـــــ ایک دوسرے کی ضرورت بنا کر دنیا میں پیدا کیا ہے۔

دونوں کے جسمانی ملاپ سے نسل آدمؑ کی بقا ہی مقصود ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ ایک دوسرے سے برتری کے خواہ شعوری، غیر شعوری طور پر نبرد آزما رہے ہیں کیونکہ یہ فطرت انسانی ہے۔

یہ دونوں اپنی شخصیتوں کو ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند قامت ——— اور منفرد کہلوانے کے ضمن میں آمنے سامنے نظر آتے ہیں ایسا کیوں ہے؟

یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے ——— ہر انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ منفرد شخصیت کی حیثیت سے لوگوں کی نظروں میں مقبول نظر آئے۔ اس کی شخصیت منفرد ہو اور لوگ سحر انگیز طور پر اسے اپنے سے بلند جانیں اور اس کی طرف کھنچتے چلے آئیں۔ اس کی تعریف کریں۔ اس کے کارناموں کو مقام دیں۔

انسان کے اپنے وجود میں بے شمار خداداد صلاحیتیں پوشیدہ ہیں اگر وہ اپنے جسم، اپنی زبان، اپنے لباس اور اپنے ذہن کے بند دریچوں کو وا کرے اور تھوڑی توجہ دے تو اس کی شخصیت نکھر آتی ہے اور یہ نکھار ہی کشش کا باعث ہوتی ہے یہ کشش لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ خواہ شعوری طور پر خواہ غیر شعوری طور پر۔

چونکہ جب انسان کی پوشیدہ صلاحیتوں سے کام لینا سیکھ لیتا ہے اور ان صلاحیتوں کو مسلسل کوشش اور لگن سے آزماتا ہے تو اس کا

اظہار ہی لوگوں کی توجہ مبذول کرانے میں سورج کی حیثیت بن جاتی ہے۔ میدان اور شعبہ کوئی بھی ہو۔ اس کے اظہار کے مختلف طریقے ہیں وہ اپنی صلاحیتوں کا لوہا کیسے منوائے۔

فنون لطیفہ کے ذریعے

کھیل کے میدان میں برتری حاصل کر کے

علم و ادب میں شاعر، ادیب، مقرر خواہ کوئی بھی حیثیت سے

سائنس میں سائنسی ایجادات اور تجربات میں دلچسپی لے کر وغیرہ وغیرہ۔

دنیا میں بے شمار فن ہیں، بہت سے اسلوب ہیں، انسان کی شخصیت کو منفرد بنانے کے لئے۔

یہاں ہم یہ بات آپ کے گوش گزار کر دیں کہ یہ احساس اور جذبات لڑکوں اور لڑکیوں میں یکساں اور مساوی طور پر پائے جاتے ہیں کیونکہ فطرت کو قدرت نے جو دونوں کو انسان ہونے کے ناطے یکساں ہی عطا فرمائی ہیں۔ لڑکیاں عام طور پر گھریلو امور میں تبدیلیوں سے اپنی موجودگی کا احساس دلانے کی کوشش کرتی ہیں یا کیبراں کی عدم موجودگی میں احکامات جاری کر کے یا اپنے فیصلے اور رائے کا اظہار کر کے اپنی اس گوناگوں تشنگی کو دور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

شخصیت کیا ہوتی ہے ــــ ہم اسے داخلی کیفیت کا نام دے سکتے ہیں۔ جبکہ خارجی حالات اور اثرات متاثر تو کر سکتے ہیں۔

مگر اس کی اصلیت تبدیل کرنے سے قاصر ہیں۔ ہاں یہاں یہ امر بہرحال طے ہے کہ شخصیت کو نمایاں اور اُجاگر کرتے کے ماحول اور معاشرے کے سلوک کا گہرا دخل ہوتا ہے۔ لیکن شخصیت کے طلسم سے کسی طور انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہم شخصیت کو اپنے جائزہ میں اولین حیثیت دے سکتے ہیں۔

بظاہر اس قدر آسان اور سادہ سے لفظ میں یہ پیچیدگی۔ کتا زیادہ پایا جاتا ہے۔ لیکن یہاں ہم صرف لڑکیوں میں مقبول ہونے کے چند نقطوں سے آپ کو روشناس کرانے کے لیے ان چیزوں سے آگاہی مقصود ہے اس لئے بحث یا تمہید میں پڑنے سے گریز کریں گے۔ بہرحال شخصیت کی مختلف طریقے سے تعریف یوں کی جا سکتی ہے۔

خداداد صلاحیتوں کا اپنے ماحول کے اثرات کے تحت سلیقے سے ذاتی انداز اور رنگ میں اظہار کا نام شخصیت ہے۔

شخصیت اس تاثر کا نام ہے جو ایک شخص اپنے رویہ، سلوک برتاؤ اور عمل سے دوسروں پر چھوڑتا ہے۔ یہ فطری جوہر ہے جو ہر شخص کے اندر پنہاں ہے۔ اس میں شخصی اور انفرادی کاوش کو کوئی دخل نہیں آپ اپنی شخصیت کو دوسروں پہ ہتھیار کے طور پہ استعمال کر سکتے ہیں صرف تھوڑی سی توجہ آپ اپنے لباس، سلوک۔ رویہ، گفتار اور عمل پہ دیجئے۔

انفرادیت

یہ ایک فطری امر ہے کہ ہر انسان اپنے آپ کو دوسروں سے منفرد اور ممتاز دیکھنا چاہتا ہے۔ قدرت نے ہر انسان میں کوئی نہ کوئی خوبی ایک نہ ایک متاثر کرنے والا جوہر دیا ہے۔ جو اُسے دوسروں کی نظر میں انفرادیت بخشتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر انسان میں ایسا ہی جوہر موجود ہو۔ ہاں اس قسم کا دوسرا جوہر ضرور ہوتا ہے۔ جسے وہ اپنی شخصیت کو ابھارنے نکھارنے میں صرف کرے تو اس کی شخصیت منفرد کہلاتی ہے۔

انسان کو چاہیئے پہلے اپنے اس اعلیٰ جوہر کو محسوس کرے اور پھر اپنی شخصیت کو اُجاگر کر کے خود کو دیگر افراد سے الگ و ممتاز و اعلیٰ کرے تاکہ وہ منفرد نظر آئے اور لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں۔

بعض لوگ انفرادیت کا مفہوم غلط انداز سے لیتے۔ اُن کی سوچیں عجیب اور خلفشاریوں پر مبنی ہوتی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ انفرادیت

تنہائی، علیحدگی، دنیا سے الگ تھلگ، اور اپنے آپ کو لوگوں کے اجتماع دنیاوی رونق سے دور رکھنے کو انفرادیت سے منسلک کرنے کا نام ہے۔

حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ اگر آپ لوگوں سے الگ ہو گئے تو اپنی شخصیت کس کے لیے وجاہت آمیز بنائیں گے۔ یہ تو محض ان نوجوانوں کی غلط انداز سوچ ہے۔ اب میں آپ کی اصل مضمون کی طرف توجہ دلاتا ہوں انفرادیت کئی انداز سے انسان کے جسم میں پائی جاتی ہے۔" لباس خوش اخلاقی، محفل کے اعتبار سے اس کے قلب میں اپنے آپ کو پیوست کرنے میں دوسروں کی پسند ناپسند کو مدنظر رکھ کر گفتگو کرنا۔

انفرادیت کی تلاش —— اپنے اندر اس نایاب جوہر کو اجاگر کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اگر آپ اپنی شخصیت پر تھوڑی توجہ اور اپنی مصروفیات، سرگرمیوں، دلچسپیوں کا عمیق نظر سے جائزہ لے کر تجزیہ کریں تو کوئی ممکن نہیں کہ آپ اس مشکل کو باخوبی سلجھا سکتے ہیں۔

لباس انسان کی شخصیت میں بڑی اہم چیز ہے۔ اس کی تراش خراش سلائی، موجودہ وقت کے مطابق ہو تو اس کی شخصیت یقیناً دیکھنے والوں کو متاثر کر سکتی ہے۔ اور یہی اس کی انفرادیت کا باعث بن سکتا ہے۔

"خوشبویات" —— اچھے سلیقے سے سلے ہوئے لباس پر۔ چاہے وہ سادہ سستا ہی کیوں نہ ہو، آپ کے جسم کے خدوخال پر خوبصورت لگے اس پہ اگر موسم کے لحاظ سے خوشبویات کا استعمال ساری محفل یا ماحول

ایپارنگ تا تشقائم کر سکتا ہے۔ یہی اس کی انفرادیت مانی جائے گی۔

اپنے جسم کی مناسبت سے کپڑے کے رنگ کا انتخاب بھی ایک فن ہے اس لیئے لازم ہے کہ آپ وہی لباس اور رنگ پہنیئے جو دوسروں کو آپ کی طرف متوجہ، متاثر کر سکیں۔ یہاں آپ کی انفرادیت آپ کی مقبولیت کا باعث بن جائے گی۔

انفرادیت کے ضمن میں اکثر حضرات غلط فہمی کا شکار ہیں۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کا ازالہ کروں۔ ان کا خیال ہے کہ لڑکی انفرادیت سے مرعوب ہو کر اس کی جانب توجہ نہیں دیتی یا اس سے دور رہتی ہے یہاں ایسا ممکن ہے لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا —— شاید نہیں —— اکثریت انفرادیت کو ترجیح دیتی ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے کہ لڑکی اس کی طرف توجہ نہیں دیتی تو اس نوجوان میں انفرادیت کے سوا اور بھی کئی عوامل کار فرما ہوتے ہیں۔ کبھی انسان اپنے ذہن پر انفرادیت کی مہر ایسی ثبت کر لیتا ہے کہ دوسروں کو خاطر ہی میں نہیں لاتا حالانکہ لوگ —— بعض لڑکیاں اس کی طرف آنا چاہتی ہیں، مگر اس کا تیز لہجہ —— یا اس کی شان بے نیازی دیکھ کر دوری اختیار کر لیتی ہیں۔

لڑکیاں بذات خود انفرادیت پسند ہوتی ہیں۔ ان کی طبیعت میں خودنمائی لڑکوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ لڑکے اس کی طرف دیکھیں، اس کی تعریف کریں۔ اس کی خوبصورتی اور انفرادیت کو موضوع گفتگو بنائیں —— وہ خود اپنے آپ بھی

لڑکیوں کو دوست بنائیے

کسی نہ کسی قسم کی انفرادیت کی متلاشی رہتی ہیں اور یہی انفرادیت نوجوانوں کو اس کی طرف متوجہ کرتی ہے اور یہی فطرت لڑکیوں کو انفرادیت پسند لڑکوں کی طرف رجوع کرنے پر مجبور کرتی ہے۔

انفرادیت کا مطلب ہے کہ اپنی شخصیت سے دوسروں کو متاثر کرنا۔ خاص طور پر نوجوانوں میں لڑکیوں کو متاثر کرنے کی کوشش سرفہرست ہے۔ انفرادیت کا مقصد یہ نہیں کہ آپ دنیا سے نرالے اور عجوبے بن جائیں۔

جب نوجوان کا لڑکی سے ٹکراؤ ہوتا ہے تو وہ انفرادیت کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اور یہ میل جب محبت کے رنگ میں سرشاری اختیار کرتا ہے تو اس وقت لڑکی کو اصلیت سے آگاہی ہوتی ہے۔ لیکن وہ جذبات کے بہاؤ میں اس قدر آگے بڑھ گئے ہوتے ہیں۔ ان کی واپسی اس شہ زور محبت کے کھنڈر سے لوٹ آنا بہت مشکل ہی نہیں ـــــ بعض اوقات ناممکن ہوتا ہے۔

اگر ہم اس موضوع سے ہٹ کر بھی جائزہ لیں تو انفرادیت خود ساختہ اپنی شخصیت کی حفاظت، سلامتی اور استحکام کے واسطے ہر شخص کو اپنی صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ یہی انفرادیت، شخصیت کی شناخت اور پہچان کا منصب ادا کرتی ہے۔

اس دنیا میں ہر قسم کا ذہن پایا جاتا ہے۔ ہر لڑکی کی سوچ ایک

دوسری سے جداگانہ ہوتی ہے۔ لیکن انفرادیت کے سلسلے میں تقریباً
ہر لڑکی کے نظریات میں کافی یکسانیت پائی جاتی ہے۔ لیکن ہر لڑکی کے
خواب کا شہزادہ ——— نوجوان اس کی طبیعت ——— فطرت کے
تقاضوں کے مطابق ہوتا ہے۔ وہ اس نوجوان کو پسند کرتی ہیں جو ان
کی اپنی ذہنی سطح اور پسندیدگی کے معیار، اس کے تخیلی تصوّر کے مطابق ہو
مثلاً کوئی گھریلو لڑکی کسی سوچ بچار یا فلسفی ٹائپ کے لڑکے کو
کبھی پسند نہیں کرے گی۔ وہ ایسے لڑکے کی انفرادیت کو ترجیح دے گی
جس میں گھر اور اس کی خواہش کو اچھی طرح نبھانے کی صلاحیت موجود
... ملات کو باخوبی انجام دے سکے جو قوی قوّتِ فیصلہ کا مالک ہو۔
... بچوں سے اظہار محبت کر کے انہیں پوری شفقت سے نوازے۔
اگر لڑکی شاعری میں دلچسپی رکھتی ہے تو وہ کسی نامور کھلاڑی
یا کاروباری نوجوان جو اکثر کاروباری الجھنوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان
پر کم ہی توجہ دے گی۔ جبکہ اس کے مقابلے میں اچھے اچھے لڑکے اور
ادیب یا شاعر، مصوّر ٹائپ لڑکے کو اہمیت و توجہ سے نوازے گی۔
جیسے اچھے شعر سُن کر داد دینے میں اس کی ہمعصری کر سکے۔
کچھ لوگ حسبِ ضرورت انفرادیت پیدا کرتے ہیں کیونکہ یہ شعوری
... ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی کامیابی کے امکانات زیادہ روشن
نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ نقل کے معترف ہوتے ہیں۔ انفرادیت وہ
... ہوتی ہے جو قدرتی طور پر ان میں موجود ہے اور اسے اُجاگر کر کے

اپنی شخصیت میں نکھار پیدا کیا جائے۔ ڈرامہ، فلمیں دیکھ دیکھ کر وہ لڑکوں کے پرانے بے ہودہ حربے سمجھ چکی ہیں۔ اس لئے وہ ایسے نوجوانوں پر بہت ہی کم توجہ دیتی ہیں۔

آج کل کی تعلیم یافتہ اور باشعور لڑکیاں یہ جانتی ہیں کہ کس شخص میں کون سا روپ اصلی ہے۔ اور کون سا نقلی ـــــ ہو سکتا ہے

لڑکی آپ کے رشتہ داروں میں ہو یا دوست احباب میں، وہ اس چیز کا اظہار جلد نہ کر سکے۔ ہو سکتا ہو کہ اخلاق کی بلند دیوار آڑے ہو۔ لیکن اس کا رویہ، انداز، سلوک اس بارے میں ضروری اشارے نوجوان کو بتا دیتے ہیں۔ اگر وہ اپنی ہٹ دھرمی یا کوتاہ ذہن کی وجہ سے نہ سمجھ سکے اور اس سے توجہ کا طلب گار رہے تو ایک دن ذلیل ہو جاتا ہے۔

اس لئے ہر نوجوان کو کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ خدا کی طرف سے انفرادیت کی جو صلاحیتیں ودیعت کی گئی ہیں، ان کو دریافت کرے، ان کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لے۔ اور اسے بروئے عمل لا کر اپنی شخصیت کو منفرد تسلیم کرائے۔ لیکن ایک بات کو خاص طور پر مدِ نظر رکھے کہ اپنی اچھا گر صلاحیتوں میں اضافہ کے دوران تعمیری اور مثبت راستے کا انتخاب کرے اور یہ بات بھی ذہن نشین رکھے جو خدا نے آپ کو صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ اس کی کسی نہ کسی کو ضرورت ہے۔ اور کوئی نہ کوئی آنکھ اسے دیکھنے کو متلاشی ہے۔ منفرد شخصیت

یقیناً لوگوں کی توجہ کی مرکز ہوتی ہے۔ خاص طور پر لڑکیاں۔ صرف تھوڑی سی توجہ درکار ہے۔

اب ہم ان فلمسٹاروں کو لے لیتے ہیں جو اپنی انفرادیت کی وجہ سے مقبول ہیں۔ پاکستان کے ندیم اپنی ناک کی وجہ سے۔ انڈیا کے امیتابھ بچن اپنے لمبے قد۔ ہالی ووڈ کا ییل برائنز اپنی گنجی کھوپڑی کی وجہ سے۔

آپ بھی اپنے اندر ایسی ہی صلاحیتیں تلاش کیجئے جو انفرادیت کا سبب بن سکیں۔

ہمہ یاراں ہمہ رفیقاں

اس دور کے ہر نوجوان کی یہ خواہش ہوتی ہے کوئی لڑکی اس کی دوست ہو۔ اس کی رفاقت کے سہارے زندگی کے میدان میں ہر معرکہ سر کرے۔ کیونکہ عام طور پر نوجوان، جوشیلا، ولولہ انگیز، معرکہ پسند واقع ہوا ہے۔ وہ اس برق رفتار، ٹیکنالوجی دور کے ساتھ چلنا چاہتا ہے۔ اس لئے اس کی خواہش ہوتی ہے (جو اب نوجوانوں کی فطرت میں رچ گئی ہے۔) کہ وہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ کر گزریں وہ وقت کو سمیٹنے میں برسرپیکار ہوتے ہیں کیونکہ انہیں پتہ ہوتا ہے کہ جوانی کا یہ جوشیلہ دور ہمیشہ اس سے وفا نہیں کرے گا۔ ایسے میں کسی لڑکی کی قربت، یا اس سے دور قریب میں قربت کو جو اس نوجوان کی شخصیت میں زبردست انقلاب اور تبدیلیاں رونما کر دیتی ہے۔

وہ یا تو بہت زیادہ برق رفتاری کا مظاہرہ کرتا ہے۔ یا بالکل سست روی اور گم سم رہنے لگتا ہے۔ بعض اوقات کچھ زیادہ ہی سوشل بن جاتا ہے۔ ایسے حالات میں وہ اپنی الگ دنیا آباد کر کے اس کی نوک پلک سنوارنے کی کوشش میں اپنے اردگرد سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔ اور کچھ اسی قسم کی توقع وہ اپنی رفیق حیات سے بھی کرتا ہے جو

متفکر ہوتی ہیں۔ وہ چاہتی ہیں کہ جب کوئی لڑکا ان سے اپنی الفت کا اظہار کرے تو ـــــ وہ اسے اپنے سے اس قدر وابستہ اور ساتھ رکھے کہ بدنامی اُن کے ہاتھ کا تمغہ نہ بن جائے اور کبھی جدایا علیحدگی کا تصور انہیں شکوک میں مبتلا کر کے زندگی کو اجیرن نہ کر دے۔ (جس کا مطلب ہے اگر پیار ہے تو شادی کر لو)

اگر ایسے حالات میں کسی مقام پر رقابت کا مسئلہ در پیش ہو تو وہ اپنے اصل دوست سے میانہ روی چاہتی ہے تاکہ معاملات خوش اسلوبی سے نپٹ جائیں۔ جگ ہنسائی نہ ہو۔ ذلت ان کا مقدر نہ بنے۔ ایسے موقعوں پر نوجوان کو بڑی سنجیدگی سے اپنے اعصاب کی بتری کو معمول کے مطابق کر کے اور میانہ روی سے حالات کو سمجھنے کی کوشش کرے۔

میانہ روی ـــــ انسان کو ہر حالات سے نپٹ لینے کا سلیقہ سکھاتی ہے۔ جو شخص زندگی کے سفر میں میانہ روی اختیار کئے ہوگا، وہ کبھی ذلیل و خوار نہیں ہوگا۔ میانہ روی محض رقابت اور دوستی ہی میں کارآمد نہیں ہوتی بلکہ زندگی کے ہر پہلو ہر مرحلے پر بے پناہ فوائد سے نوازتی ہے۔

میانہ روی کے ذریعے آپ اپنی زندگی میں توازن برقرار رکھ سکتے ہیں۔ اگر اپنے جوہر انفرادیت کے ساتھ میانہ روی کے بھی قائل ہوں تو زندگی کے تمام خوشگوار لمحات آپ کی باہوں میں سمٹ آئیں گے

ظاہر کسی طور مناسب نہیں۔ اگر آپ ذرا شعور سے اس پر توجہ دیں اور بالغ نظری سے جائزہ لیں تو آپ کو محسوس ہوگا یہ غلط ہے۔ اور معاشرہ اس قسم کے فعل کی کبھی اجازت نہیں دے گا۔ لڑکیاں اپنے محبوب سے وہی امید رکھتی ہیں۔ جوان خوابوں نے اسے بخشا ہوتا ہے۔ لڑکی کی پرورش جس انداز و ماحول میں ہوئی ہوتی ہے۔ اسکے پیش نظر لڑکی رحم اور محبت کی آپ سے کہیں زیادہ مستحق نظر آتی ہے بجائے اس کے آپ اس پر اپنی مرضی — اور حکم کو تحکمانہ بجالانے میں سختی کا برتاؤ کریں۔ یہ مناسب نہیں

بعض اوقات ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ نوجوان رقابت کی آگ میں جب خود جلنے لگتا ہے۔ لڑکی کو اپنی مرضی کے مطابق زندگی کے سفر میں شریک نہ کر سکا تو اس کی خوشیوں کو انتقاماً تباہ کرتے۔ یا اس کی زندگی کو تلخیوں سے بھرنے میں حریف کا سا رویہ اختیار کر لیتا ہے۔ اس قسم کے حالات میں اس کی شخصیت کا جھکاؤ یا تو ذاتی مفادات کی طرف ہو جاتا ہے اور یا پھر دوسرے رفیق کی طرف جس کے نتائج انتہائی خطرناک صورت میں برآمد ہوتے ہیں۔ مثلاً خودکشی — قتل یا اس قسم کے دیگر افسوسناک حادثے۔

لڑکیاں جو قدرت کا ایک نادر عطیہ ہیں۔ وہ عموماً نرم خو اور نازک مزاج ہونے کے باعث ہمیشہ لڑائی جھگڑے اور تصادم کو پسند نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ لڑکیاں عام طور سے میانہ روی کی خواہش

بہت کی ہمیشہ سے یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا چاہنے والا۔ یا شوہر اس سے میانہ روی کا رویہ رکھے۔ اگر ایسا ہو تو عورت کے دل میں آپ کے لیئے بے پناہ چاہتوں کے جھرنے پھوٹنے لگیں گے۔ یہ میانہ روی عورت کے لیئے باعث اطمینان و مسرت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ وہ والہانہ آپ کو چاہنے لگتی ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ یہ ہر انسان کے لیئے نہایت صبر آزما مرحلہ ہوتا ہے۔ اگر آپ اپنے اعصاب اور ذہن کو میانہ روی پر تھوڑی سی کوشش سے آمادہ کر لیں تو پھر یہ مرحلہ مشکل نہیں رہتا۔

بعض اوقات اس سے غلط فہمی کے امکانات کا خطرہ بھی لاحق ہوتا ہے۔ یعنی لڑکی یہ سمجھنے لگتی ہے کہ آپ اسے نظر انداز کر رہے ہیں۔ جب اس نظر انداز کا مقصد ماسوائے اپنے بچاؤ کے کچھ نہیں ہوتا۔ ایسے حالات کے پیش نظر لڑکے کو چاہیئے کہ لڑکی سے تھوڑی سے چاہت آمیز اشاروں —— چاہے وہ کسی انداز سے ہوئے ہوں۔ آنکھوں سے، ہونٹوں سے جسم کی حرکات و سکنات سے آپ کو چاہیئے کہ آپ اسے صاف صاف اور کھلے دل و صاف گوئی سے اپنی محبت کا اظہار کر دیں۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی آلودگی نہیں ہے تو آپ اسے شریک زندگی کی آفر کر سکتے ہیں۔ یہ اس وقت ممکن ہے جب حالات سازگار —— اور آپ کے ذہن میں برائی کا کوئی پہلو نہ ہو۔ صورت حال کا جائزہ لیا جائے اور آپس میں بیٹھ کر تبادلہ

کر لیا جائے تو آپ کے ذہن و دل میں کھلنے والے شگوفوں پر خزاں کا خطرہ قطعی نہ رہے گا۔ اس سے اچھے اثرات رونما ہوتے ہیں۔ اور بار بار کی آزمائش کے مراحل خوشگوار طریقے سے طے ہوتے ہیں۔

میانہ روی ہر معاملے میں نہایت مفید ہے لیکن چند توجہ طلب باتیں جو کہ آپ کے لئے انتہائی ضروری و کارآمد ہیں۔ وہ پیش خدمت ہیں آپ کو میانہ روی کن کن حالات میں انتہائی ضروری طور پر لڑائی جھگڑے کے وقت، محبت میں انتظار کی کیفیت سے اکتانے کے بعد، غیر لڑکیوں سے بات کے وقت، حسد و نفرت کے وقت ——— سرِعام یا محفل میں اپنی محبوبہ کو دیکھ کر ——— دوسری لڑکیوں کے مذاق کرنے پر ———

یہ وہ باتیں ہیں جو آپ کو ہر مشکل مرحلے سے دوچار ہونے سے بچا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی زندگی کو میانہ روی کے اصول پہ پابند کر لیں تو پھر آپ کے لئے کوئی مثلاً الجھن و پریشانی کا سبب نہیں بن سکتا۔

یہی میانہ روی آپ کی نظر میں آپ کو طمانیت بخش سکتی ہے۔ کوشش کیجئے۔ آپ ناکام نہیں رہیں گے۔

اخلاق

اخلاق کا الحاق عادت پر ہوتا ہے۔ اگر آپ کا اخلاق اعلیٰ ہے تو لوگ آپ کی عزت کریں گے۔ آپ کی گفتار و کردار میں اخلاق کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ پہلے آپ اپنے اخلاق

پر توجہ دیں۔ عام طور پر ماحول ہی انسان کے اخلاق کا استاد ہوتا ہے۔ وہ جیسا درس دے گا۔ انسان اس کا اثر لیتا ہے۔ بڑے بڑے اعلیٰ گھرانوں کے نوجوان ماحول کی آلودگی میں اس طرح ــــ جاتے ہیں کہ ہر و بیشتر، ملتے جلنے والا شخص اسے کراہت آمیز نظروں سے دیکھتا ہے اور نظر انداز کر دیتا ہے۔ سوائے برائی کے وہ کبھی اپنی جانب اچھی توجہ مبذول نہیں کراپاتا۔ لڑکیاں تو بد اخلاق نوجوان سے دیسے کوسوں دور رہنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس کی وجہ اس کے بولنے چالنے کا انداز، گفتگو، نظروں کی بے ہودہ گستاخیاں، لبوں سے پُر قسم کے جملوں کا استعمال ــــ کسی بھی لڑکی ــــ یا شخص کو اس کی نظر پر نہیں اکسا سکتے ہیں۔

اخلاق انسان کے چار فعلوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً زبان سے اگر آپ شائستہ لہجے، ملائم آواز، آپ جناب سے گفتگو کرتے ہیں تو یہ آپ کے اخلاق کا پہلا حصہ ہے۔

۲۔ چال، اگر آپ کی چال میانہ، سبک، جسم کو قدرتی ابھار رہنے ساتھ نہ سینہ آپ کی پسلیوں سے زبردستی باہر نکالا گیا ہو) گردن کا جسم کے معمول کے مطابق اور نظروں کا زاویہ بار بار آوارگی پر نہ بھٹک رہا ہو۔ چال کی قدرتی جبلت ہی مردانہ وجاہت کی اعلیٰ نشانی ہے۔ یہ اخلاق کی دوسری حد ہے۔

۳۔ رویہ، انسان کو اس کا رویہ ہی دوسروں کی نظر میں افضلیت

بخشتا ہے۔ اگر آپ میں دونوں خوبیاں واضح ہیں لیکن آپ کا رویہ متکبرانہ ہے تو وہ آپ کی دونوں اچھائیوں کو دیمک کی مانند چاٹ جائے گی۔ آپ کی حیثیت ملنے جلنے والوں سے بہتر ہے۔ خدا نے آپ کو اپنی نعمتوں سے خوب نواز رکھا ہے۔ یا آپ کے پاس کوئی اعلیٰ فن ہے، یا آپ قد آور صحت کے مالک ہیں۔ ہو سکتا ہے آپ بہت خوبصورت ہوں۔ دوسروں کو خاطر میں نہ لاتے ہوں۔ اگر کوئی آپ سے کم حیثیت والا آپ کے پاس آ جائے۔ ایسی صورت میں آپ کا رویہ اس کے لئے دل شکنی کا باعث بنے۔ یہ چیزیں انسان کو ذلیل کر دیتی ہیں اور لوگ اُسے بداخلاق کہنے لگتے ہیں۔ ایسے حالات میں کوئی لڑکی ——— جسے آپ اپنی تمام حسرتوں، دل کی صداقتوں سے چاہتے ہوں وہ کبھی آپ کی طرف توجہ نہیں دے گی۔

دوستوں سے، اخلاق کا تعلق اس کے ہم عمر دوستوں سے بھی ہوتا ہے جو بچپن سے اس کے ساتھ ساتھ جوانی تک کے سفر میں کسی نہ کسی طور رہے ہوں۔ اگر وہ بداخلاق ہوں۔ ان کی زبان سے بدتمیزی کے جراثیم جھڑتے ہیں۔ تو یقیناً آپ اس بیماری سے محفوظ نہیں رہ سکتے ہیں۔ اس لئے انتہائی ضروری ہے کہ آپ ان سے جلد سے جلد کنارہ کش ہو جائیں کیونکہ بدتمیز بداخلاق دوست کی موجودگی میں آپ اپنے ذہن میں تراشے ہوئے پیکر کو نہیں پا سکتے۔ کوئی لڑکی ایسے دوستوں کی موجودگی میں آپ کے قریب آنا گوارہ نہیں کرے گی۔

لباس

"لباس" انسان کی شخصیت کو وضاحت آمیز بنا کر لوگوں کی نظروں میں توجہ کا باعث بنا دیتا ہے۔ لباس ویسے تو انسان کی اہم ضرورت ہے۔ لیکن لباس پر تھوڑی سی، توجہ دی جائے تو وہ آپ کی "شخصیت" نکھار سکتا ہے۔ اگر لباس جسامت کی مناسبت سے ——— اور موجودہ وقت کے فیشن کے مطابق ہو۔ اس کی تراش خراش اور سلائی میں نفاست ہو تو وہ کھلی ہوئی شخصیت کو بھی موسم بہار کی مانند نکھیر دیتا ہے۔ کپڑا چاہے سستا ہو لیکن اس کی سلائی اور اپنے جسم کی مناسبت سے رنگ کا انتخاب آپ کی شخصیت کو ابھار کر جاذب نظر دپر کشش بنا سکتا ہے۔ کھاؤ من بھاتا ——— پہن جگ بھاتا ——— بہت پرانی بزرگوں کی دی ایک مثال ہے لیکن اس کی صداقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کھاؤ وہ جو آپ کو اچھا لگے۔ جسے آپ کا معدہ ہضم کر سکے کیونکہ آپ کے کھانے پینے کو کوئی نہیں دیکھتا

لیکن جب آپ گھر سے باہر نکلتے ہیں تو لباس ہی آپ کی شخصیت کا ترجمان ہوتا ہے۔ اس لئے اپنے لباس پر توجہ دینا اور اس میں نفاست برقرار رکھنا ہی انسان کی کوشش ہونی چاہیئے۔

دنیا کے ہر معاشرے میں دو نظریئے کے لوگ پائے جاتے ہیں جو کسی چیز کو اچھا سمجھتے ہیں اور کچھ اس کی برائی میں ہمہ وقت بحث میں مبتلا رہتے ہیں مثلاً لباس کے بارے میں دو نظریات لوگوں میں ان کی سوچوں کو تصادم پر مجبور کرتے ہیں۔

لباس انسان کی شخصیت کو نکھار بخشتا ہے۔

لباس کوئی ضروری نہیں ـــــ انسان کی شخصیت کو نکھارنے کے لیئے ـــــ لباس بے معنی سہارا ہے۔ اس قسم کے دو نظریات اور خیالات نوجوانوں کی سرگرمیوں کے محرک اور مرکز ہونے کے ساتھ ساتھ زیر بحث طلب اور تنازعہ چلے آرہے ہیں لیکن اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ لباس انسان کے ظاہری روپ ڈیل ڈول اور کشش وجاذبیت کا ذریعہ ہے۔ یہ بھی ٹھیک ہے انسان کے داخلی اور ذہنی سطح پر ابھرنے والے کسی بھی نقش کا اس سے تعلق نہیں ہوتا۔ بظاہر ایک خوبصورت نوجوان جنٹلمین نظر آنے والا اندرونی طور پر کم ظرف گھٹیا ہو۔

اسی طرح ایک ایسا آدمی جس کے کپڑے انتہائی معمولی ہیں یا ان میں کوئی سلیقہ اور ترتیب نظر نہیں آتی۔ وہ ذہنی اعتبار سے نہایت متوازن خوبصورت اور اعلیٰ ظرف، اعلیٰ اخلاق کا مالک ہو۔ لیکن اس کے باوجود

لباس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی اپنی ایک حیثیت لازم وملزوم ہے۔

سب سے پہلے آپ لباس کے لئے کپڑے کا انتخاب کرتے ہیں کپڑے کے ہمراہ رنگ کا انتخاب سب سے بڑا مسئلہ ہوتا ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ آپ کپڑا خریدتے وقت رنگ کی اہمیت قطعی نظر انداز مت کیجئے ورنہ کپڑا اسِل کر آجانے کے بعد جب آپ اسے پہنیں گے تو آپ اپنی غلطی کو محسوس کر کے پچھتائیں گے۔ اس لئے بہتر ہے آپ رنگ کے انتخاب کو اوّل توفیت دیجئے۔

رنگ کے انتخاب میں بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ جو کپڑا پسند کریں اُسے اپنی کلائی پر رکھ کر جائزہ لیں کہ وہ آپ کی جلد کے رنگ کی مناسبت سے اچھا بھی لگے گا یا نہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب کوئی نوجوان باہر محفل، دوستوں یا بازاروں میں کسی کو شوخ رنگ میں ملبوس دیکھتا ہے تو دل میں چاہتا ہے کہ وہ بھی اسی قسم کا کپڑا پہنے۔ خواہ وہ جلد اور جسم کی مناسبت سے ہی کیوں نہ ہو۔ اس کا خیال ہوتا ہے کہ جس طرح یہ نوجوان اس لباس میں وجاہت آمیز خوبصورت نظر آرہا ہے۔ میں بھی ایسے ہی نظر آؤں گا۔

لیکن ایسا ہوتا نہیں۔ کیونکہ ہر لباس ہر رنگ ہر شخص کی شخصیت میں نکھار پیدا نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے ضروری ہے آپ اپنے جسم اور جلد کی رنگت کو مدنظر رکھ کر کپڑے اور رنگ کا انتخاب کریں۔ یہ انتخاب ہی آپ کی شخصیت کو منفرد حیثیت سے متعارف کر لوگوں کی نظروں میں توجہ کا باعث بن سکتا ہے۔

خاص طور پر لڑکیاں ان چیزوں میں دلچسپی لیتی ہیں کیونکہ ان کے مزاج میں رنگوں کی قوس اور محبوب کی شخصیت کا خاکہ ہوتا ہے۔

ہمارے ملک اور اس معاشرے میں کئی قسم کے لباس پہنے جاتے ہیں۔ ہر لباس کی اپنی اہمیت اپنی خاصیت، اپنی وجاہت ہے لیکن اس لباس کے انتخاب میں بھی اپنے جسمانی خدوخال و وجود کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے۔ بہت سے نوجوان جن کے جسم پر گوشت کی تہہ بہت ہی پتلی ہوتی ہے وہ پتلون جب پہنتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سارنگی پہ غلاف چڑھا دیا گیا ہو اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نہ تو ان کی رانیں ہی بھاری ہوتی ہیں اور نہ ہی ہپ نمایاں۔

ایسی صورت میں وہ بجائے سمارٹ لگنے کے تمسخر کا نشانہ بنتا ہے۔ اسی طرح کوئی بہت ہی موٹا آدمی جس کی توند مٹکے کی مانند باہر کی جانب نکلی ہوئی ہے۔ وہ دھوتی باندھے تو گھاگھرا ہی لگتا ہے۔ اسی لئے ضروری ہے کہ لباس کے انتخاب میں ان باتوں کو مدنظر رکھا جائے تو کوئی مذاقاً نہیں کہ اُس کی شخصیت وجاہت آمیز نہ بنے۔

لباس عام طور پر لڑکیوں پر اپنا اثر چھوڑتے ہیں۔ اس لئے آپ لباس کی اہمیت کو قطعی نظر انداز مت کیجئے۔ ہر لباس کو پہنتے اور اس کی اہمیت و اس کی خوبی کو برقرار رکھنا اس قدر ضروری ہے جس قدر رنگ کا انتخاب لڑکیوں کا عام طور پر اس بات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا کہ لڑکے نے کیا پہن رکھا ہے۔ بلکہ وہ تو اس بات سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں کہ اس نے جو کچھ

لڑکیوں کو دوست بنائے۔
زیب تن کیا ہوا ہے، کس طریقے اور سلیقے سے پہن رکھا ہے کہ اُس کی شخصیت انہیں اپنی جانب کھینچ رہی ہے۔

ہمارے ہاں عام طور پر آج کل شلوار قمیض کا رواج فیشن کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ پہلے اُسے اس قدر اہمیت اور فیشن کی صورت حاصل نہ تھی جو آج کل دیکھنے میں آتی ہے کیونکہ نوجوانوں کو یہ لباس زیب تن کر کے نہ تو کسی قسم کی ذہنی اُلجھن ہوتی ہے۔ اور نہ ہی اس کی حرکات و سکنات اس سے متاثر ہوتی ہیں۔ درمیانے قد اور عام صحت کے نوجوان کے جسم پر یہ لباس بہت بھلا لگتا ہے۔ لڑکیاں اس لباس میں نوجوان کو ایسی صورت میں پسند کرتی ہیں کہ وہ سلیقے سے سلا ہوا اور سلیقے سے پہنا گیا ہو اور رنگ کا انتخاب اُن کی نظروں کو بھلا لگے۔

اکثر لڑکیاں اس قسم کے لباس کو کچھ اس طرح پسند کرتی ہیں کہ قمیض کے کف کھلے ہوں اور گلے کا اوپر کا بٹن بھی کاج سے آزاد ہو تو اس کشش میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اس وقت اس کی شخصیت اور بھی لڑکیوں میں باعث کشش بن جاتی ہے جب اس کے سینے پر بال ہوں اور نمایاں نظر آ رہے ہوں۔

عام طور پر شلوار قمیض سوٹ کا فیشن سے جو مناسب اور بھلا لگتا ہے۔ لیکن نوجوانوں میں جدت آ گئی ہے۔ اس لئے وہ فیشن پرست روایت کے خلاف متضاد رنگوں کے شلوار قمیض استعمال کرنے کے رواج کو فروغ دینے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن اس صورت میں بھی کنٹراس کا خیال رکھا جائے تو

اچھا ہے اور کسی حد تک اس سے ان کی شخصیت میں مزید نکھار آسکتا ہے یہی صورت حال قمیض کی لمبائی اور پائنچے کی چوڑائی کے بارے میں ہے۔

اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس لباس کے ساتھ سلیم شاہی جوتی، ملتانی کھسہ، پشاوری چپل خواہ بغیر تلے کے ہو یا انگوٹھے والی چپل۔ جو کہ بھی اس پر بہت اچھے لگتے ہیں لیکن بوٹ یا لانگ بوٹ ہرگز استعمال نہ کریں۔ وہ اس لباس کی خوبصورتی کو متاثر کرتے ہیں۔

گرمیوں کے دنوں میں ہمارے یہاں عام رواج ہے نوجوان شلوار کے اوپر کرتا پہنتے ہیں۔ یقیناً وہ مناسب اور اچھا لگتا ہے خواہ کسی بھی جسامت کا نوجوان ہو لیکن اس کرتے میں اگر ذرا سی فیشن کے مطابق جدت پیدا کر دیجائے تو سونے پر سہاگہ والی بات ہے۔ لکھنوی کرتے، ملتانی کرتے۔ مشینی کشیدہ کاری کر کے استعمال کیئے جائیں تو آپ کی شخصیت مزید اکھر سکتی ہے مگر کڑھائی کشیدہ کا مطلب یہ بھی نہیں کہ آپ رنگ برنگے دھاگوں سے کڑھا ہوا کرتا پہنیں۔ کپڑے کے رنگ ہی کی مناسبت سے ہلکا یا ذرا تیز رنگ۔ زیادہ تیز نہیں۔ لیکن کپڑے کے رنگ ہی کے دھاگوں سے کڑھا ہوا کرتا زیادہ مناسب رہے گا۔ نوجوانوں کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ کرتا بغیر بنیان کے استعمال نہ کریں کیونکہ لڑکیاں ایسے نوجوانوں کو اجڈ یا بے پرواہ تصور کرتی ہیں۔

شلوار کے استعمال میں ازار بند کی طرف سے کبھی غفلت نہ برتیئے۔ اگر آپ نے شلوار قمیض پہن رکھا ہے اور کوئی لڑکی آپ کی طرف دیکھ کر ہوں

کی شہنائی سے آپ کے ذہن میں گدگدی پیدا کر دے تو کسی غلط فہمی میں مبتلا ہرگز مت ہو بیٹھے۔ اس سے پہلے کہ آپ اُسے اپنی سوچوں کی نوید سمجھ کر پیش قدمی کریں۔ اپنے ازار بند کو ضرور دیکھ لیجئے گا کہیں وہ لڑکی کی ہنسی کا باعث تو نہیں۔

شلوار قمیض ہر طبقے کی لڑکیاں پسند کرتی ہیں۔ انہیں ہر نوجوان جو ان کے معیار پر پورا اترے اور انہوں نے شلوار قمیض سے اپنی شخصیت کو نکھارا ہوا ہو، وہ پسند کرتی ہیں۔ پہلے ایسا نہیں تھا۔ اونچے طبقے کی لڑکیاں اس لباس کو یہ اہمیت نہیں دیتی تھیں لیکن اب یہ عوامی لباس بن چکا ہے۔ اور ہر طبقے میں فیشن کے طور پر اس کی مقبولیت نے عروج حاصل کر لیا ہے۔

کوٹ پتلون شرٹ پتلون

کوٹ پتلون انٹرنیشنل لباس کے طور پر پوری دنیا میں عروج حاصل کر چکا ہے

گو کہ یہ انگریزوں کا لباس ہے۔ برّصغیر سے انگریزوں کے چلے جانے کے باوجود ان کے نقش ہمارے ذہنوں پر اب تک اپنا رنگ جمائے ہوئے ہیں یہ ہماری قوم کی بدنصیبی ہے لیکن سوٹ کی پسند اور اس کی اہمیت کے پیش نظر اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ آنکھیں اس لباس میں وجاہت تلاش کرنے کی عادی ہو چکی ہیں۔ ہمارے یہاں موسم کے لحاظ سے سوٹ کا استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ یورپ کی آب و ہوا، موسم کے لحاظ سے وہاں پہ تمام سال سوٹ کی ضرورت رہتی ہے لیکن ہمارے یہاں اسے صرف سردیوں کا لباس کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ یہ سردیوں میں پہنا جاتا ہے اور گرمیوں میں پتلون کے ہمراہ شرٹ کا استعمال ہوتا ہے۔

سوٹ کو پہننے اور اس کی وجاہت کو قائم رکھنے کے لئے بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ ورنہ سوٹ آپ کی اپنی شخصیت کو بھی لے ڈوبے گا۔ کیونکہ قیمتی سوٹ میں ملبوس نوجوان کو گہری نظروں سے دیکھتی ہیں اگر سوٹ کو اہمیت کے برخلاف اس نے کوئی ایسی حرکت کی ہو جو کہ اس کے جاہل ہونے کا ثبوت ہو تو وہ اس پہ کوئی توجہ نہیں دیتی۔

عام طور پہ دیکھنے میں آیا ہے کہ کئی نوجوانوں نے قیمتی سوٹ زیب تن کیا ہے۔ وہ فیشن کے مطابق نہیں ہے۔ اس کے وجود پر ڈھیلا ہے تنگ ہے یا اس نے ٹائی استعمال نہیں کی، یا ٹائی کی گرہ درست نہیں باندھی گلے

میں سوٹ سے بالکل مختلف رنگ کا اسکارف باندھ رکھا ہے۔ اس قسم کے غلط انتخاب سے لڑکیوں کے ذہنوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ وہ سوچتی ہیں کہ خدا نے کسی غلط آدمی پر اپنی عنایت فرمائی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ چند باتوں کو اپنے ذہن کے گوشوں میں محفوظ کرلیں۔

سوٹ آپ کی جلد سے مناسبت رکھتے رنگ کا ہو۔ قمیض سوٹ کے رنگ کی نہ ہو۔ ٹائی ضرور باندھئے اور اس کی گرہ درست رکھئے۔

کوٹ پتلون میں ملبوس ہو کر کالر ضرور بند رکھئے اور آستینوں سے کف کھلے نہ چھوڑیئے۔

قمیض سوٹ سے مختلف رنگ کی ہو۔ اس کے کالر صاف ہوں۔ اگر ہر سوٹ پر سفید قمیض استعمال کی جائے تو بُری نہیں۔

سوٹ کے ساتھ ٹائی کا استعمال ضروری ہے۔ اگر مختلف رنگ کا کوٹ پتلون ہو تو آپ اسکارف استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن سلیقہ شرط ہے۔

کوٹ کے بٹن بلا وجہ مت کھلے رکھئے۔ بیٹھتے وقت آپ انہیں ضرور کھول لیجئے۔

جوتے سوٹ سے ہم رنگ استعمال کر سکتے ہیں لیکن سیاہ استعمال کریں تو زیادہ بہتر ہے۔

اسکارف استعمال کرنے کے ساتھ قمیض کا کالر کوٹ کے کالر سے باہر رکھیئے اور قمیض کے کم از کم دو تین بٹن بھی کھلے رکھیں۔

کوٹ کی جیبوں میں بلا وجہ چیزیں مت ٹھونسیئے۔ اس سے کوٹ کی خوبصورتی

جاتی رہتی ہے۔

اگر کسی موقعہ پر کوٹ اتارنا پڑ جائے تو اسے سلیقے سے تہہ کر کے رکھئے اپنی گود میں یا مناسب جگہ اور اپنی قمیض پتلون میں اچھی طرح درست کر لیجئے۔

کوٹ پتلون پہن کر اپنی جلد کی رنگت کی جرابیں استعمال نہ کریں۔

سوٹ پہن کر بالوں کو سلیقے سے سنوار کر رکھئے۔ انہیں منتشر نہ ہونا چاہیئے۔

سوٹ کے استعمال کے ساتھ ہلکی خوشبو کا استعمال ضروری ہے۔

سوٹ زیب تن کرنے سے قبل آپ اچھی طرح تسلی کر لیجئے کہ سوٹ پر استری ہوئی ہے۔ قمیض صاف ہے۔ جوتے پالش ہوئے ہیں۔ جرابیں دھلی ہوئی ہیں۔ بظاہر تو یہ باتیں نہایت معمولی نظر آتی ہیں لیکن یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں لڑکیوں پر جو تاثر چھوڑتی ہیں۔ وہ کافی اہمیت کی حامل ہیں۔ مثلاً لڑکی اپنے محبوب کو کسی ظاہری خامی کے بغیر دیکھنا چاہتی ہے۔ وہ نہیں چاہتی کہ اس کا محبوب محفل میں یا سر راہ اچانک ملے جبکہ اتفاق سے اس کی سہیلیاں بھی اس کے ہمراہ ہوں۔ کوئی لڑکی ان میں کسی بات کو محسوس کر کے اس کے انتخاب کو تمسخر کا نشانہ بنائے۔ اس لئے آپ کو چاہیئے کہ آپ ان باتوں کو زندگی کا حصہ سمجھ کر اس پر توجہ دیں۔ کوٹ پتلون پہلے نو تعلیم یافتہ طبقہ کا پہناوا ہے۔ اس طبقہ میں اس کا استعمال اچھا رہتا ہے لیکن اب اس کا استعمال ہر خاص و عام میں جاہل اور تعلیم یافتہ دونوں میں

پایا جاتا ہے۔ شادی کے موقع پر اکثر لڑکے کی طرف سے یہ فرمائش ہوتی ہے خواہ وہ جاہل ہو۔ نکاح کا جوڑا سوٹ ہونا چاہیئے۔

لیکن لڑکی وہی لباس پسند کرتی ہے جو اس ماحول کا ورثہ ہوتا ہے۔ مثلاً دیہاتی لڑکی۔ غریب کی بیٹی یا جاہل لڑکی سوٹ میں نوجوان کو دیکھ کر خوش تو ہوتی ہے لیکن احساس کمتری کی وجہ سے وہ اس سے کتراتی ہے اس کی قربت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتی۔ ہو سکتا ہے اس کے دل میں اس نوجوان کے لئے چاہت کے چشمے چھوٹے پڑتے ہوں۔

سوٹ، کوٹ پتلون عام طور پر بھرے جسم جو متناسب ہو۔ لمبا تڑنگا نوجوان اس میں بہت موزوں رہتا ہے۔ پست قد اور بھاری جسم کے نوجوان سوٹ کی بجائے اگر پتلون کے ساتھ فینسی کوٹ استعمال کریں تو زیادہ مناسب ہے۔

یونیورسٹی کے نوجوانوں کا مقبول لباس جو پہلے صرف یونیفارم کے طور پر استعمال ہوتا تھا لیکن اب اسے فیشن کی سی اہمیت حاصل ہے سردیوں میں گہرے نیوی نیلے ڈبل بریسٹ کا کوٹ اور ورسٹڈ کی ایش کلر پتلون!

کوٹ پر اگر پیتل کے بٹن ہوں اور سرخ رنگ کی ٹائی کے ساتھ سرخ رنگ کا رومال ہو تو لڑکیاں اسے توجہ کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ لڑکیوں میں یہ لباس بہت مقبول ہے۔ لباس پہنتے وقت لڑکیوں کے نظریات ضرور مدنظر رکھئے یہی چیز آپ کی شخصیت کو توجہ بخش سکتی ہے۔

علاقائی لباس

ہر علاقے کی اپنی روایت اپنی تہذیب، اپنی ثقافت ہے۔ ان کے اپنے مخصوص لباس ان کی پہچان ہوتے ہیں۔ انسان اگر اپنی پہچان کھو دے تو وہ خود کھو جاتا ہے اُن کے اپنے لباس جوان کی نظر میں جاذبیت اور کشش رکھتے ہیں۔ اگر ان کا استعمال علاقہ اور ماحول کے مطابق کیا جائے تو اس کے اثرات نہایت خوشگوار ہوتے ہیں۔ مثلاً سرحد میں بلوچی لباس میں ملبوس نوجوان اگر کسی محفل میں شریک ہو۔ جہاں لڑکیوں کا اجتماع ہو تو یہ لباس اُن کے لیئے کشش کا باعث ہوگا۔ اسی طرح مختلف علاقوں کے لباس اپنی جاذبیت اپنے اندر سموئے ہیں۔ جو لوگ ان باتوں کو اہمیت دیتے ہیں اور ماحول کے ساتھ چلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ وہ لڑکیوں کی نظروں میں اپنے لیئے ضرور توجہ حاصل کر لیتے ہیں۔

بہت سے لوگ یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ لڑکیاں انہیں کس لباس میں پسند کرتی ہیں۔ یہ کیسے معلوم کیا جائے۔ اس کے لیئے کوئی تگ و دو نہیں کرنی پڑتی۔ یہ ایک آسان سا معاملہ ہے۔ کچھ موقعوں، حادثے کی صورت میں ایسے موقع میسر آتے ہیں باہمی گفتگو معیار زندگی کا اندازہ اور طرز معاشرت کا تجزیہ کر کے اس کی پسند ناپسند سے واقفیت حاصل کی جا سکتی ہے۔

ایک طریقہ اور ہے اگر آپ کے لباس پر کسی لڑکی نے توجہ دی ہے اور آپ کی شخصیت کو پسندیدگی کی نظروں سے دیکھا ہے تو آپ

وہی لباس زیب تن کر کے آئینے کے سامنے کھڑے ہو جائیے — اپنی نظر سے — اور اس لڑکی کی نظر سے — فیصلہ کیجئے کہ یہ لباس واقعی آپ کے جسم کی مناسبت سے اچھا لگتا ہے کیونکہ لڑکی کی نظر آپ کی شخصیت کے لئے آئینہ ہے۔

جن میں شلوار قمیض مودی کا پاجامہ کرتا اور پاجامہ قمیض و اسکرٹ ویسے تو شلوار کے ساتھ بھی واسکٹ خوب جچتی ہے اور لڑکیاں اسے پسند کرتی ہیں۔ دھوتی کرتا یہ لباس پہنا ہے۔ لیکن اب یہ شہروں سے سمٹتا جا رہا ہے۔ گاؤں میں بر سست مقبول ہے اور گاؤں کی لڑکیاں اسے پسندیدگی کی نظروں سے دیکھتی ہیں۔ اگر آپ اپنی شخصیت کو ابھارنا چاہتے ہیں تو لباس کو اہمیت دیجئے۔ ماحول اور علاقے کی تہذیب و ثقافت کو مدنظر رکھ کر۔

زیورات

زیورات کا رواج بہت قدیم ہے۔ اس کی تاریخ انتہائی پرانی ہے۔ اگر ہم اس کی تاریخ دہرانے بیٹھیں تو کئی جلدیں درکار ہوں گی۔ مغلوں کے دور میں زیورات کا رواج کافی عروج پر تھا۔ لڑکیاں تو زیورات استعمال کرتی تھیں اور زیورات عورت کی کمزوری شمار کئے جاتے ہیں۔ یہ بات کافی حد تک درست ہے لیکن یہاں ہم اس بحث میں نہیں آئیں گے۔ یہاں ہمارا مقصد صرف لڑکیوں میں کشش ہے۔ ہندوؤں میں تو بہت پرانا رواج تھا لیکن مغل بادشاہوں نے بھی زیورات کے استعمال میں عورت

کی نظروں میں اپنے لیئے کشش پائی۔ یہ تو گلے میں قیمتی ہارڈں کے سوا کان چھدوا کر بالیاں بھی پہنتے تھے۔ لڑکیاں اسے بہت پسند کرتی تھیں۔ مغلوں کے بعد آہستہ آہستہ اس کا رواج ختم ہو گیا لیکن چند قرنوں سے پھر اس کا رواج لڑکیوں میں مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ بظاہر تو مرد کا زیور پہننا بڑا مذاقہ خیز معلوم ہوتا ہے۔ لیکن لڑکوں میں زیورات کے استعمال کے حوالے سے لڑکیوں میں اس کی مقبولیت کا اندازہ لگایا جائے اور تجزیہ کیا جائے تو آپ یہ محسوس کئے بنا نہ رہیں گے کہ زیورات کے استعمال سے لڑکیاں خوش ہوتی ہیں کیونکہ وہ اس فیشن سے لڑکوں میں جاذبیت و کشش کا اندازہ لگاتی ہیں۔

ویسے تو عورت کو زیورات سے فطرتاً عشق کی حد تک لگاؤ ہوتا ہے لیکن جب وہ اس رجحانات کی رغبت مرد میں محسوس کرتی ہے تو اس کے دل میں مرد کے لیئے چاہت پھوٹنے لگتی ہے۔ شائد وہ بیگانگی یا زیورات سے نفرت جو مرد سے توقع رکھتی ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ بعض نفسیات کے ماہروں نے اس کا تجزیہ لگایا ہے کہ جو نوجوان زیورات کا استعمال کرتا ہے۔ اور اس میں اس کی دلچسپی اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ وہ خود نسوانیت مائل ہے لیکن یہ کوئی ایسی فکر انگیز بات نہیں ہر مرد میں نسوانیت کی طرف رغبت اور عورت میں مردانگی کی طرف چاہت کا عنصر موجود ہوتا ہے اگر یہ ہوس نہ ہے تو ایک صحت مند علامت ہے۔

لاکٹ اور زنجیر

آج کل لاکٹ اور زنجیر کا رجحان لڑکوں میں تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ نوجوان لڑکے سونے یا رولڈ گولڈ کی گولڈن کلر کی ایک باریک یا نازک زنجیر گلے میں ڈالے رکھتے ہیں۔ بعض زنجیریں لاکٹ کی سی صورت بھی اختیار کئے ہوتی ہیں مثلاً کوئی پتھر یا I LOVE YOU یا پھر اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی، بزرگوں کے نام، محبوب کے نام کا پہلا لفظ یا اپنے نام کو نمایاں تراش کر استعمال کرتے ہیں۔ لڑکوں میں لاکٹ پہننے یا زنجیر کو گلے کی آرائش جو عام رجحان پایا جاتا ہے۔ وہ لڑکوں میں یقیناً کشش انگیز ہیں لیکن اسے صحیح طریقے سے استعمال کیا گیا ہو۔ یعنی زنجیر یا لاکٹ پہنتے کے لئے قمیض کے کالر کو اندر کی جانب رکھائیں گریبان کے اوپری دونوں بٹن کھلے ہوں تاکہ زنجیر نمائشی انداز میں نظر آتی رہے۔ کرتے کے ساتھ اس کا حسن دوبالا ہوتا ہے لیکن یہاں ایک بات کو یاد رکھا اور یہ اس قسم کی اوچھی حرکت سے گریز کرنا ضروری ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض نوجوان لاکٹ یا زنجیر کو قمیض کے کالر سے باہر نکال کر اس کی واضح نمائش کرتے ہیں۔ لڑکیاں ایسے لڑکوں کو اچھی نظر سے نہیں نوازتی ہیں بلکہ ان کے ذہن میں اس کے لئے گھٹیا قسم کے نوجوانوں کا خاکہ ہوتا ہے اور نہ ہی لڑکیاں کوئی عشقیہ فقرات بالنشانات کو پسند کرتی ہیں۔

جن نوجوانوں کی چھاتی پر گھنے اور سیاہ بال ہوں۔ انہیں سونے کی

زنجیر بلیبر آنے پر ضرور استعمال کرنی چاہیئے ۔ خاص کر کالجوں اور یونیورسٹیوں کی لڑکیوں کو یہ زنجیر بہت بھلی لگتی ہے ۔ کپڑوں اور زنجیر سے لڑکیوں کے ذہن میں اس نوجوان کے لئے بہت اچھے ذوق رکھنے کے تاثرات ہمہ بار ان ہوتے ہیں ۔ اس سے نوجوان کی معاشی حالت کے بارے میں بھی قیاس آرائی لڑکوں کے مفاد میں ہوتی ہے ۔ سونے کی زنجیر مرد کے حسن میں اضافہ ہی نہیں بلکہ اہم اور اساسی پیغام بھی ادا کرتی ہے ۔ اس لیئے نوجوانوں کو سونے چاندی سے نفرت نہیں کرنی چاہیئے ۔ سونے کی زنجیر میسر نہ آنے پر رولڈ گولڈ بھی اس کمی کو باخوبی پورا کر سکتا ہے ۔ اس کے لیئے کوئی غلط قدم اٹھانے کی ضرورت نہیں ، غلط " قدم آپ کے مستقبل کو تباہ کر دے گا یوں تو مرد کے لئے زیورات میں کئی چیزیں استعمال ہوتی ہیں مثلاً زنجیر ، لاکٹ انگوٹھی ، کڑا ، بٹن ، کانوں میں بندے وغیرہ وغیرہ ، ان میں کچھ چیزوں کا تعلق ہمارے رسم و رواج سے ہے ۔ اور کچھ کا مذہبی اعتبار سے اپنے ذہنوں پر ثبت کیا ہوا ہے ، کچھ ثقافت کا ورثہ ہے ۔

انگوٹھی

پیوان امنگوں ، دھڑکتے دلوں ، شوریدہ جذبوں جنس مخالف ہم نفس کے احساسات کی یکجائی کی نشانی ہے انگوٹھی ویسے تو ہمارے یہاں ثقافتی اعتبار سے محبت ، چاہت کی جذباتی یا تبدیلیوں کی قید سے آزادی تسلیم کی گئی ہے ۔ ویسے تو انگوٹھی کا عام رواج ہے ۔ شاعروں نے اسے چاہت کی وجدان سے مترادف کیا ہے ۔ پنجابی شعراء کے کلام میں اس کی تعریف اس قدر خوبصورت انداز

مطابق منگنی کی خاص نشانی تصور کی جاتی ہے۔ زیور کو کسی وجہ بات کی بناء پر اہمیت حاصل رہی ہے اور آج موجودہ دور میں بھی ہے "کڑا" بچپن میں ماں باپ منت کی نشانی کے طور پر پہنا دیتے ہیں یا کان چھدوا کر ایک چھوٹی سی بالی پہنا دیتے ہیں لیکن کڑے کو اب بعض نوجوان فیشن کے طور پر پہننے لگے ہیں۔ اس قسم کے نوجوان عام طور پر اپنی محنت آپ کے تحت خود آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض جفاکش، درویش صفت اور قناعت پسند ہوتے ہیں۔ لڑکیوں میں ایسے لوگ جلد مقبولیت حاصل کر لیتے ہیں۔ وہ اس قسم کے نوجوانوں کو پسند کرتی ہیں۔ جو لڑکیاں پرانے خیالات کی دلدادہ ہوتی ہیں وہ ایسے نوجوانوں میں دلچسپی لیتی ہیں۔

سیدھی سادی اور کم سخن، حیادار لڑکی تو ایسے نوجوان کو پسند کرتی ہی ہیں لیکن ذرا تیز طرار دقلاسفر قسم کی لڑکیاں بھی ایسے نوجوان کو چاہت کی میزان میں تولتی ہیں کیونکہ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی انہیں فتح کرے اگر ایسا نوجوان ذرا خود اعتمادی سے اپنے دلائل سے لڑکی کو قائل کرنے میں کامیاب ہو جائے تو وہ یقیناً لڑکی کے ذہن میں اپنے لئے اچھے تاثرات پیدا کر سکتا ہے۔ چاندی کے بٹن پہلے بہت استعمال کئے جاتے تھے۔ خاص طور پر کرتے میں ـــ اور گرمیوں میں تو اس کی عجب بہار دیکھنے میں آتی تھی۔ لیکن آہستہ آہستہ ان کا رواج، رجحان کم ہوتا گیا اور وہ صرف بڑی عمر کے لوگوں تک محدود ہو کر رہ گئے۔ لڑکیوں کے خیال میں اس قسم کے بٹن استعمال کرنے والے سنجیدہ اور بزرگی کی علامت ہیں لیکن اس سے

موجود ہے کہ دھڑکتے ہوئے دلوں کا سر کہہ سکتے ہیں، اسے چھلا مندری کہتے ہیں۔

دوستی کی گواہی اور نشانی کا درجہ اسے حاصل ہے۔ انگوٹھی، ہلکی سونے چاندی کی ہو۔ یا یادگار کے طور پر کسی نے آپ کو دی ہو۔ ہو سکتا ہے بطور استعمال کی گئی ہو تو اس سے دیکھنے والی لڑکی یہ محسوس کئے بنا نہ رہے گی کہ اس شخص کو اپنی رفیق کی تلاش ہے۔ انگوٹھی دیکھ کر اس کی جانب راغب لڑکیاں ۔ عموماً یہ پوچھتی ہیں۔

"بہت خوبصورت ہے۔ کس نے تجویز ڈالی ہے" (اس کا مطلب ہے آپ نے کسی کو پسند کر لیا ہے)

یہ آپ نے خود خریدی ہے ۔ یا ۔ ؟ (ایسے موقعوں پر لڑکیاں اکثر جملہ ادھورا چھوڑ دیتی ہیں۔

انگوٹھی بناوٹ بہت اعلیٰ ہے۔ کہاں سے بنوائی ہے (اس قسم کے جملے سے اُن کا مطلب یہ معلوم کرنا ہوتا ہے کہ اگر کسی نے تحفتاً دی ہے تو معلوم ہو جائے۔)

تمہارے ہاتھ میں یہ انگوٹھی خوب جچ رہی ہے۔ اگر اس میں نگ ہوتا تو اور خوبصورت لگتی۔" (اس سے اپنی رائے کا اظہار اور اپنی کرنا ہوتا ہے)

ان جملوں سے لڑکیوں کی پسند اور اُن کے دلوں میں چھپی ہوئی سچائی آپ بخوبی محسوس کر سکتے ہیں۔

نفرت یا بُرا نہیں سمجھتیں۔ اگر سنجیدہ ذہن کی لڑکی ہو تو اس فیشن کو فضول خیال کرتی ہے۔ اس لیئے استعمال کبھی کبھار گرمیوں کے موسم میں کر کے لڑکی کی رائے جاننے کی کوشش ضرور کرنی چاہیئے

میٹھے بول میں جادو

اس میں کوئی شک نہیں کہ میٹھے بول میں جادو پنہاں ہے۔ اگر آپ گفتگو کے اعلیٰ فن سے واقف ہیں اور اس کی اہمیت سے آگاہ تو یقیناً آپ خصوصیات کے ساتھ دوسروں کو اپنی جانب کھینچ سکتی ہے۔ کہتے ہیں زبان شیریں ملک گیری اگر آپ کی زبان میں مٹھاس ہے تو یقینی آپ سے ملنے والے متاثر ہوئے بنا نہ رہیں گے۔ وہ آپ کے قریب متمنی رہیں گے۔ خوش گفتاری سیکڑوں نہیں ہزاروں مشکلوں کو آسان کر دیتی ہے۔ خواہ آپ کاروباری ہوں، ملازمت پیشہ، فن کار وغیرہ وغیرہ کوئی مقام ہو، محفل، تفریح گاہ، خلوت یا آفس — اچھی گفتگو انسان کا مرتبہ ہر جگہ بلند کرتی ہے۔ گفتگو کے فن سے آشنائی اس قدر ضروری ہے۔ جس قدر انسان کے لئے کھانا — گفتگو سے انسان کے اخلاق، اس کی دانشمندی، اس کی وجاہت اور اس کی اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا وہ ہمہ گیر کشش ہے۔ یہ اور بات ہے کہ لوگ اس پر عمل نہیں کرتے۔ اس لیئے ہمیشہ تنگی مشکلات میں گھرے رہتے ہیں۔

لڑکیوں کو دوست بنائیے

ملائم لہجہ، سلجھی ہوئی بات چیت اور جو صرف مقصدیت کے ساتھ ہو، ان کے بہت سے دکھوں کا مداوا بن جاتی ہے۔ خاص طور پر عورت کے ساتھ مرد کی گفتگو میٹھے لہجے میں ہونی چاہیے۔ کیونکہ عورت نہایت ملائم اور نازک احساسات و جذبات کی مالک ہوتی ہے۔

آپ اپنے اردگرد، اپنے دوست واحباب پر تجربہ کے طور پر تبادلہ اور مشاہدہ کیجئے۔ ان میں کچھ ایسے لوگ ضرور نظر آئیں گے جو اپنی گفتگو سے باآسانی مشکل ترین کام کروا لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ گفتگو کے فن اور اہمیت سے آگاہ ہوتے ہیں۔ اس کی زندگی نہایت خوش اسلوبی سے لذت و دوام سے ہمکنار ہے۔

عورت اور مرد کا معاملہ نازک بھی ہے اور مضبوط بھی لیکن صدیوں سے مرد اور عورت کے درمیان جو نزدیک ہوتے ہوئے بھی دوری ہے وہ زمانہ قدیم سے اسی طرح قائم ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس عہد کی تلافی کریں یہ نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ مرد اور عورت گاڑی کے دو پہیئے ہیں۔ انہیں ایک ساتھ چلنا ہے تا کہ گاڑی کا توازن برقرار رہے۔

آج کل کا نوجوان اس معاملے میں زمانہ قدیم کے عہد کی تلافی کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ نوجوان لڑکا جب ہم عمر لڑکی سے گفتگو کرتا ہے تو وہ اپنے لہجے میں ملائمت، لفظوں میں شائستگی اور میٹھا پن کی چاشنی برقرار رکھنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ اس کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ لڑکی سے گفتگو کے دوران اس کے لہجے میں کرختگی پیدا نہ ہو اور نہ ہی لیے دیئے ختم

کے دل شکن جملے ہوں جس سے لڑکی کے ذہن پر بُرا اثر پڑے۔

عورت اس مرد کو قدر، عزت اور وجاہت کی نظروں سے دیکھتی ہے جس کی گفتگو میں چاشنی ہو، جس کا لہجہ اس کے جذبات کا ہم آہنگ رہا ہو لڑکی کے دل میں اس کے لئے چاہت عود آتی ہے۔ دنیا میں گفتگو کا فن تمام ہنروں میں سے مؤثر اور کارگر مانا گیا ہے۔ اگر آپ اپنی گفتگو پر تھوڑی سی توجہ دیں تو یقیناً آپ کی شخصیت پُرکشش و متاثر کن بن سکتی ہے جو لڑکیوں میں مقبولیت کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔

گفتگو موقع محل، مقام، تعلقات کی بنیاد پر ——— اس لحاظ سے کی جاتی ہے۔ شادی کی تقریب کے موقع پر سنجیدہ گفتگو تمام محفل پر بُرا اثر ڈالتی ہے۔ جبکہ مرگ والے گھر میں اپنی گفتگو کو خوشی کا رنگ دینا نامناسب ہی نہیں انتہائی بُرا سمجھا جاتا ہے۔ ہر مقام کے لئے موضوع اور گفتگو کا انداز ذرا مختلف ہوتا ہے اور آپ سے بہتر گفتگو کا سلیقہ رکھتے ہیں۔

ماہر نفسیات کی رائے ہے کہ عورت اس مرد کو زیادہ پسند کرتی ہے جس کی گفتگو میں ملائمت اور شائستگی ہو اور اس کی باتیں سنجیدگی توجہ محبت و یکسوئی اور اطمینان سے سُنے۔ خواہ مخواہ اپنے آپ کو منوانے کے لئے اس کی گفتگو کے دوران دخل اندازی نہ کرے۔ اس سے بہت سے نوجوان غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کا خیال ہوتا ہے کہ اس لڑکی نے مجھ سے عشق شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا وہ کسی خیال

کی آلودگی کے بغیر اس سے گفتگو کر رہی ہوتی ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے اگر وہ نوجوان اپنی پوری یکسوئی سے اس کی گفتگو کو سُنے۔ اور اس پر جلد ہی کوئی تبصرہ یا مشورہ دینے کی بجائے ذرا سوچ سمجھ کر اُسے مطمئن کر سکے تو لڑکی اُسے پسند کرنے لگتی ہے۔ ایسے لوگ محفل میں جلد مقبولیت حاصل کر لیتے ہیں۔ اگر وہ خوبصورت آواز کا بھی مالک ہو تو سونے پر سہاگہ والی بات ہوگی۔ اگر ایسی نہیں تو آپ اپنی شخصیت کو محفل میں دوسرے انداز میں مقبول ہو سکتے ہیں۔ ایسی محفل میں جہاں بہت سارے جہان موجود ہوں آپ اپنی شخصیت سے انہیں متاثر کرنا چاہتے ہیں تو آپ اپنی گفتگو میں کم سے کم حصہ لیجئے۔ اگر کوئی آپ سے مخاطب ہو تو آپ نہایت شائستگی سے مختصر جواب دیجئے۔ دوسروں کی باتیں نہایت یکسوئی و سنجیدگی سے سُنیے (خاص طور پر لڑکیوں کی) کوئی بات پسند آئے تو دل کھول کر اپنی فراخ طبیعت کا اظہار داد کی صورت میں کیجئے لیکن مختصر ــــ اگر ناگوار محسوس ہو تو اس کی توجہ ڈھکے چھپے لفظوں میں کسی تیسرے شخص کے حوالے سے (فرضی) آپ اس کی من گھڑت مختصر حوالہ دے کر جس میں ان کی ناراضگی کا امکان نہ ہو کر دیجئے۔

مثلاً۔ آپ کے خیالات میری سوچ سے کس قدر مطابقت رکھتے ہیں

آپ نہایت خوبصورت اور جامع پیرائے میں اس کا اظہار کر رہی ہیں۔ واقعی آپ کی تاویل وسیع ہے۔

آپ ظاہری جس قدر خوبصورت ہیں۔ آپ کا ذہن اس سے کہیں

زیادہ خوبصورت ہے، آپ کو تو کہیں پروفیسر ہونا چاہیے تھا۔

آپ نے یہ کیسے جان لیا کہ میں بھی یہی بات کہنی چاہتا تھا۔ کیا آپ کو علم نجوم سے بھی دلچسپی رہی ہے۔

میرا خیال ہے کہ اللہ نے آپ کو یقیناً گرمیوں کی تعطیلات میں بنایا ہے

آپ اگر یورپ میں ہوتیں تو یقیناً اس سال کا ملکہ حسن کا خطاب آپ کو ملتا۔

آپ کی آواز بہت ہی خوبصورت ہے۔ اس موقع پر آپ ہی بولیے میرے کان آپ کی آواز سننے کے منتظر ہیں۔

آپ کو کس قسم کی فلمیں دیکھنا پسند ہیں۔ رومانی، جاسوسی، ایڈوینچر یا کلاسیکی قسم کی۔

آپ نے کل (فلاں) ڈرامہ دیکھا۔ اُس کی ڈائریکشن نہایت عمدہ تھی لیکن (فلاں) لڑکی کی جگہ آپ اداکارہ ہوتیں تو یقیناً اس سے بہتر پرفارمنس دے سکتی تھیں۔

عورت اپنی تعریف سُن کر جس قدر طمانیت محسوس کرتی ہے اس کا اندازہ آپ نہیں لگا سکتے۔ ہمارے مشرقی معاشرے میں عورت بچپن سے جوانی تک کا مرحلہ جس خلفشاری اور قید و بند میں طے کرتی ہے۔ وہ اس کے لئے کسی طور اذیت سے کم نہیں ہوتا۔ اور جب کوئی مرد اس کی کسی بات پر داد اور تعریف کرتا ہے تو وہ بہار کے اولین پرے کی مانند کھل اٹھتی ہے اس کی کسی بات پر اختلاف یا نقص نکالنے کی کوشش ہرگز نہ کریں کیونکہ وہ یہ

پسند نہیں کرتی اگر کوئی ایسا مقام آجائے کہ آپ اس کے خلاف بولنا چاہیں تو آپ اس کی خوشی اور اپنی چاہت میں تلخی گھولنے کی بجائے لڑکی کو اس طرح مخاطب کر سکتے ہیں۔ جو اظہار آپ کرنا چاہتے ہیں، اُسے یوں بھی کر سکتے ہیں۔

اوہو۔ بہت خوب۔ آپ نے بہت اچھی بات کہی۔ لیکن اسے ہم یوں کہیں تو اس میں زیادہ وزن محسوس نہیں ہوتا۔ کیا خیال ہے آپ کا

آپ کا انداز گفتگو دلوں کو موہ لینے والا ہے مگر آپ اپنے خیالات کو واضح طور پر بیان نہیں کر پا رہی ہیں۔ کیا خیال ہے میں نے غلط تو نہیں کہا!

آپ نے اس مسئلے کے حل کے بارے میں کچھ سوچ اپنائی۔ اگر حل پوزیٹو ہو جائے تو مثلاً اصلاح ...... اس کے بارے میں بھی آپ کو سوچنا چاہیئے۔

مجھے آپ کی بات سے ستر فی صد ہم آہنگی ہے لیکن تیس فی صد غور طلب ہے۔ شاید آپ نے ادھر زیادہ توجہ نہیں دی ہے۔ اگر یہ اس طرح ہو تو۔

اس قسم کے جملے اور فقرے جو کسی لڑکی کی دل شکنی کا باعث نہ ہوں۔ جس سے اس کی انا کو ٹھیس بھی نہ پہنچے اور اس کی شخصیت لڑکی کی نظر میں پُر وقار و وجاہت بھی رہے۔ بلکہ اضافہ و قامتی کا باعث بنے۔ یہ خوبی اگر آپ میں موجود ہو تو آپ لڑکیوں میں اپنا منفرد مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

محفل میں گفتگو کرتے سے پہلے موقع محل، غفلت یا جلد بازی سے کام لینا نہیں چاہیئے کیونکہ جلد بازی یا غفلت یا بے موقع خواہ مخواہ بولنے سے لڑکی کو یہ احساس ہوجاتا ہے کہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ شعوری کوشش ہے۔ عورت تعریف کی دلدادہ ضرور ہوتی ہے لیکن وہ اس بات کو قطعی پسندیدہ نظروں سے نہیں دیکھتی کہ مرد پہلی ملاقات میں فلمی ہیرو کی طرح رٹے رٹائے ریڈی میڈ چھچھلے ادا کرنا شروع کر دے ایسے نوجوانوں کے بارے میں لڑکیوں کے خیالات اچھے نہیں ہوتے اور وہ ان کی نظروں سے گر جاتے ہیں کیونکہ ان کا شمار وہ مطلب پرست اور خوشامدی لوگوں میں کرنے لگتی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان باتوں سے پرہیز کیا جائے۔ تقریب محفل پارٹی میں عام طور پر ایسے مواقع میسر آجاتے ہیں کہ لڑکی اور لڑکا دونوں کو اپنے اظہار کا ہلکا پھلکا موقع مل جاتا ہے۔ ایسے موقعوں پر آپ اپنی شخصیت کو اس کی نظروں میں ابھار سکتے ہیں۔ گفتگو میں قدرا احتیاط اور شائستگی کے ساتھ اس کی خوشی کو مدنظر رکھتے ہوئے بات چیت کا آغاز کیا جائے۔ ویسے تو ہر لڑکی کی یہ خواہش فطری اور شعوری ہوتی ہے کہ کوئی اسے محبت کرے، اس کی تعریف کرے، اس کی ناز برداری کرے، لڑکی حکم کرے اور وہ بجا لائے۔ اسے چاند تارے توڑنے کی حد تک یقین دلائے لیکن اس کے لیے موقع اور انداز گفتگو میں اعتماد و شائستگی نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ ہمارے معاشرے میں لڑکی اور لڑکے کے میل جول پہ بہت سی پابندیاں احاطہ کیئے ہیں۔ مثلاً رسم و رواج، خوف، اندیشے۔ اس قسم کا

ایک طویل سلسلہ لڑکے اور لڑکی کے تعلقات کی راہ میں حائل ہے۔ اس لیے سرراہ اگر کوئی مل جائے تو ایسے موقعوں پر تعلقات کی بنیاد سلام سے علیک سلیک کی جائے، پڑھی لکھی لڑکی ہے تو اس کی منشا معلوم کرنے کی جائے وغیرہ کی پیش کش کی جا سکتی ہے۔ اگر وہ لڑکی سہیلیوں کے ہمراہ ہے تو محتاط ہو کر گفتگو کریں ورنہ ہو سکتا ہے آپ ان کے مذاق کا بن جائیں

بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ لڑکی کسی جگہ کا وقت دے دیتی ہے اور وہاں تنہا ہوتی ہے ایسے موقعوں پر اکثر لڑکے خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کا حوصلہ، شرم یا تجربہ نہ ہونے کی بنا پر اظہار الفت کرنے سے قاصر رہتے ہیں، ظاہر ہے یہ لڑکی کی شخصیت سے مرعوب ہونے والی بات ہے ایسے موقعوں پر اپنے ذہن کو پرسکون اور ذہن کو حاضر رکھیں۔ آپ اس موقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس سے کوئی بدتمیزی یا اور گفتگو سرگشتہ نہ کریں اور نہ ہی اس کے اس قدر قریب ہونے کی کوشش کریں کہ وہ آپ کے بارے میں غلط نظریات قائم کرنے پر مجبور ہو جائے۔ اس قسم کے حالات میں آپ اپنے خیالات میں پاکیزگی کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے لڑکے جذبات کی رو میں بہہ کر اپنے شریک زندگی کے انتخاب پر اس کے چلے جانے کے بعد پچھتاتے رہتے ہیں کہ کاش میں اس قسم کی بدتمیزی یا جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرتا۔

اس کے علاوہ ٹیلی فون بھی ایک ذریعہ ہے اپنی چاہت کے اظہار کا، آج

کل تو ٹیلی فون زندگی کی اہم ضرورت بن چکا ہے۔ ہوٹلوں، گھر، آفیسوں ہوسٹل کے سوا، بوتھ بھی اس سہولت کے لیے جگہ موجود ہیں۔ بعض اوقات ٹیلی فون کے دوران رانگ نمبر پہ کوئی لڑکی آپ سے مخاطب ہو جاتی ہے۔ اگر آپ کو گفتگو کا فن آتا ہے تو آپ اسے بڑی خوب صورتی سے اپنی جانب مائل کر سکتے ہیں۔ اگر بدتمیزی یا فحش جملوں کا استعمال یا گھٹیا قسم کی گفتگو سے اسے مخاطب کیا تو ظاہر ہے نفرت و گالیوں کے سوا آپ کو کچھ حاصل نہ ہو گا۔ ایسے موقعوں پر آپ نہایت ملائمت سے اس رانگ نمبر کو اپنے تجربے کی بنا پہ آئیڈیل کی تلاش میں استعمال کر سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ لڑکی آپ کے معیار پہ پوری اترے جس کی آواز اتفاقاً آپ نے سنی۔

اسے الجھائے رکھنے کے لیے آپ اس قسم کے جملے استعمال کریں تو زیادہ بہتر ہے۔ آپ نے فون کیا۔ دوسری جانب رانگ نمبر۔ ہیلو۔

جی! کون صاحب بول رہے ہیں

جی آپ کو کس سے ملنا ہے

جی ..... جی ..... آپ کہاں سے مخاطب ہیں۔

جی، جی ..... شاید رانگ نمبر

پلیز۔ فون بند مت کیجیے۔ آپ کی آواز شاید ہم نے کہیں سنی ہے، کیا آپ اپنا نام بتانا پسند کریں گی یا۔

جی جی۔ لیکن آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔

اس قسم کے جملوں سے کسی بھی لڑکی کو فون پر روکا جا سکتا ہے۔ اس میں صرف لفظوں کا انتخاب اور لہجے کی شائستگی کو ملحوظ رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ فون پر لطیفے سنا کر اسے اپنا نمبر بھی دیا جا سکتا ہے۔ امید رکھیں آئندہ ضرور وہ آپ کو فون کرے گی۔

ویسے تو خاموشی کی زبان ہر زبان اور ہر طریقے و حرکات پر بھاری ہے لیکن لڑکی لڑکے کی زبان سے اپنی تعریف اور محبت کا اظہار سننے کی خواہشمند ہوتی ہے اس طریقے کو استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن صرف اپنی جانب متوجہ کرنے کی حد تک۔ اس سے آگے نہیں۔ پھر زبان کھولنی ضرور ہے ورنہ لڑکی الجھن کا شکار ہو کر آپ سے دور ہو سکتی ہے۔ خاموشی کی زبان انسان کے بہت سے عیبوں کی پردہ پوشی کرتی ہے لیکن اس کو اس قدر طول بھی نہ دیں کہ لڑکی آپ کی اصل خواہش سے بھی آشنا نہ ہو سکے۔ اسے صرف آپ کی چاہت ہی..... یا اپنی شخصیت سے متاثر ہوتا۔ مرعوب ہوتا خیال کر کے کہیں اور کو۔ کسی دوسرے لڑکے میں دلچسپی لینا شروع کر دے یا لڑکا اسے اپنی جانب متوجہ کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

آنکھوں کے اشارے

قدرت نے انسان کے چہرے پر سب سے زیادہ خوب صورت اور کارآمد چیز جو عطا کی ہے وہ آنکھیں ہیں۔ ویسے تو انسان کا ہر عضو کارآمد اور موثر ہے۔ لیکن آنکھیں جو کیمرہ ہیں اور ہر چیز دوسرے کی خوبی یا برائی کو دیکھ کر ذہن کی کسوٹی پر کوئی فیصلہ صادر کرتی ہیں۔ شاعروں نے بھی جس قدر تعریف انسانی اعضا میں آنکھوں کی ہے کسی اور چیز کی نہیں۔

ہم یہاں بھی تمہید میں الجھنا نہیں چاہتے ہم تو آپ کو صرف لڑکیوں کو متوجہ کرنے میں اس کی چند خوبیوں کی جانب توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ آنکھوں کے بارے میں بڑی بڑی عجیب و غریب قیاس آرائیاں لوگوں کے ذہنوں میں رنگ بکھیرے ہوئے ہیں۔ ویسے تو انہوں نے آنکھوں کی کئی قسمیں الگ الگ خانوں میں اپنے خیال اپنے تصور کے مطابق درجہ بندی کر کے عنوان سے نوازہ ہوا ہے آنکھیں مقناطیسی کشش کی حامل ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش بھی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے اور حقیقت کو جھٹلانا ممکن نہیں۔

آپ نے اکثر دیکھا اور سنا ہوگا۔ لڑکیوں کے خوب صورت لبوں سے بھی اور مردوں کے منہ سے بھی۔ اف اس کی آنکھیں کس قدر گہری ہیں، ڈوب جانے کو دل چاہتا ہے۔

لیلا تو کالی تھی اس کے چہرے پر تو آنکھیں ہی تو تھیں جو قیس بے چارے مر مٹے تھے۔

حبشی کچھ بھی ہو اس کا چہرہ چیچک زدہ سہی لیکن آنکھیں تو اف میرے خدا۔ اس قدر خوب صورت ہیں کہ بس ان میں رہتے کو دل چاہتا ہے۔ بعض اوقات لڑکیوں کے منہ سے اس قسم کے جملے اس بات کی علامت ہیں کہ آنکھیں ہی سب سے زیادہ کشش رکھتی ہیں۔

اس کی آنکھیں ہیں کہ شراب کے پیالے "

"اس کی مخمور آنکھیں میرے حواس کو مدہوش کیے دیتی ہیں "

یہ تو تھیں چند شاعرانہ قیاس آرائیاں۔

اب آنکھوں کی حرکات سے دوسرے کو متاثر کرنا یا اپنا مفہوم صرف ان کے اشاروں سے واضح کرنا۔ یہ ایک خوبی ہے جو نہایت شائستگی سے کی جائے تو لڑکی اس سے متاثر ہوتی ہے ورنہ اسے بیہودگی سے تعبیر کر کے لچر قرار دے دیتی ہے۔ آنکھوں سے اس وقت حرکات کرنی چاہیئے جب آپ کو یقین ہو کہ لڑکی آپ میں دلچسپی رکھتی ہے۔ محفل میں آپ اپنی پسندیدہ۔ دلچسپی رکھنے والی لڑکی کو صرف آنکھوں کے مخصوص اشاروں سے ادھر ادھر تنہائی میں ملنے کا اشارہ کر سکتے ہیں۔ یا کسی بات سے روکنے کے لیے آنکھ کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں۔ لیکن آنکھوں سے اس قدر حرکت بھی نہیں کرنی چاہیئے کہ لڑکی یا دوسرے لوگوں کو اس کا علم ہو جائے یا یہ آپ کی عادت ہی بن جائے۔ اس لیے آپ

صرف مخصوص موقعوں پہ یا بحالت مجبوری ان سے اشارے کر سکتے ہیں۔ آنکھوں سے خاموش محبت کی جا سکتی ہے اور ان کی گفتگو جو صرف چند اشاروں کی محتاج ہے آپ اپنا پورا مفہوم واضح کر سکتے ہیں، صرف احتیاط شرط ہے۔

میرے محبوب

ہمارے معاشرے میں یوں تو لڑکی اور لڑکے کا ایک ساتھ گھومنا پھرنا ملنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اسے اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے لیکن تقریبات کے موقعوں پر اکثر ان کا آمنا سامنا ہو جاتا ہے اور لڑکا بیں اگر شگفتہ مزاج کا رنگ ہو تو وہ لطائف سنا سنا کر لڑکیوں کو دیگر حضرات کو اپنی خوش اخلاقی سے متاثر کر لیتا ہے۔ ورنہ ہمارا معاشرہ اس بات کی اجازت قطعی نہیں دیتا کہ لڑکی اور لڑکا آپس میں ملیں یا گفتگو کو طول بھی دیں، اگر کبھی ایسا ہو جائے تو اس کی مکمل طور پر حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اگر لڑکے میں چند خوبیاں ہوں تو وہ ان میں گھل مل جاتا ہے اور بعض تقریب ہی ایسی ہوتی ہے جہاں لاکھوں بندشوں کے باوجود "میرا محبوب" چھپنے اور اس سے رائے معلوم کرنے کا موقع میسر آجاتا ہے۔

مثلاً شادی، سالگرہ، عقیقہ کی دعوت یا سوگ کی محفل وغیرہ وغیرہ یہی پہلی ملاقات کا بہانہ ہوتا ہے جہاں لڑکی کو لڑکا پسند کر کے میرا محبوب کہتے ہیں اور پھر اسے مخاطب کرنے اور اپنی جانب متوجہ کر کے شریک زندگی بنانے کے بارے میں پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح تعلیمی اداروں، خاص طور پر یونیورسٹی کی سطح پر مخلوط تقریبات ہوتی ہیں سب سے زیادہ قریب ہونے، ساتھ بیٹھنے، گفتگو کرنے، اپنی جانب متوجہ کرنے اور اپنی پہلی ملاقات کا رنگ۔ تاثر چھوڑنے کا موقع ملتا ہے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دوستوں کے ہمراہ اپنی محبوبہ کو کھانے کی دعوت دیتا، اگر موسم خوشگوار ہوا اور چھٹی کا دن بھی قریب ہو تو پکنک وغیرہ کا پروگرام بنایا جا سکتا ہے۔ اگر آپ میں تعلیمی قابلیت بہتر ہو تو تعلیمی سرگرمیاں، تعلیمی دوروں کا پروگرام بھی بنایا جا سکتا ہے لیکن یہ اس وقت ممکن ہے جب آپ کی پوزیشن اپنے اساتذہ کی نظروں میں قابل تحسین ہو۔

اس قسم کے پروگرام میں کسی نہ کسی وقت کسی نئے ملاقاتی کا تعارف بھی ہوتا ہے۔ دعوت کے موقع پر میزبان کے رشتے داروں وا حباب سے ملاقات کا امکان واضح ہوتا ہے۔ پکنک کے موقع پر بھی اس چیز کا امکان ہے کہ آپ اپنے محبوب کے ارادے اور اس کی سوچ کو اچھی طرح سمجھ سکیں، اس کے ذہن میں اپنے آئیڈیل کے لیے کس قسم کا خاکہ ہے آپ اس پر پورا اتر سکتی ہیں اگر اس پروگرام کی بدولت متاثر کر سکیں۔

لیکن پہلی ملاقات کو غلط رنگ دینا ، اس ملاقات کو ہی سب کچھ سمجھ لینا بے وقوفی ہے۔ ایسے موقعوں پہ ذرا احتیاط کی ضرورت ہے اس لیے ضروری ہے کہ پہلی ملاقات اور تعارف کے آداب کا ذکر دیا جائے۔ تاکہ آپ جسے محبوب سمجھ رہے ہیں وہ بدگمان نہ ہو جائے۔

پہلی ملاقات میں لڑکی سے آپ نرم اور شائستگی سے نرم لہجہ میں مخاطب ہوں۔ اس کی چند خوبیوں کی تعریف کیجیے۔

اپنے بارے میں کم سے کم گفتگو کریں۔

ایسے لمحات میں خاص طور پہ آپ اس کا نام، تخلص (NICK-NAME) کی تعریف کیجیے ، اس کا لباس، رنگ کے انتخاب ، ہیر اسٹائل ، مشغلہ کے ساتھ اس کے خاندان کی بھی تعریف کر تا مت بھولیئے۔ پہلی ملاقات میں زیادہ بے تکلف ہونا عام طور پہ برا سمجھا جاتا ہے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ ماحول کے مطابق تعریف کی جا سکتی ہے۔

لڑکیوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ مرد اسے دیکھیں، لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ انہیں بری طرح گھورا جائے وہ اس بات کو اچھا نہیں سمجھتیں۔ چنانچہ اس بارے میں مہذب طریقہ یہ ہے کہ موقع پا کر اسے کن انکھوں سے دیکھا جائے، تربیت حاصل کی جائے ، اور مناسب گفتگو جو اسے پسند ہو وہ کی جائے۔

پہلی ملاقات میں اپنی شخصیت کا رعب ، اثر ڈالنے کے لیے اونچی

گفتگو، قہقہہ لگانے یا بلا مقصد اپنی رائے، لپند مسلط نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ لڑکیاں قطعی یہ لپند نہیں کرتیں انہیں محبوب سمجھا جائے بیوی نہیں، ورنہ آپ کی شخصیت ان کے لیے کھوکھلی اور بے ہودہ ثابت ہو گی۔

آدابِ محفل

آداب محفل جس سے انسان کی شخصیت کی قامت، گہرائی اور اس کی شائستگی کا اندازہ لگایا جاتا ہے، گفتگو کے دوران بلا وجہ دخل دینا، خوامخواہ قہقہہ لگانا گفتگو کے بعد نشست برخواست کے انداز ہیں۔ اس سے آپ کے مہذبانہ طور طریق کا پتہ چلتا ہے اور یہی چیز لڑکیوں کو متوجہ کرتی ہے۔ چونکہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ایک مرد نہایت تعلیم یافتہ اور دولت مند ہونے کے باوجود اس میں محفل میں بیٹھنے، اٹھنے، ہمکلام ہونے، مخاطب ہونے کے سلیقے سے ناواقفیت کی بنا پر لڑکیوں کی توجہ کا مرکز نہیں بن پاتا۔ ان کی نسبت لگاؤ سے محروم رہتا ہے جب کہ ایک ان پڑھ غریب نوجوان صرف ان چند خوبیوں کو اپنا کر لڑکیوں میں مقبولیت حاصل کر لیتا ہے۔

لڑکیاں خاص طور پر مہذب، تعلیم یافتہ گھرانوں سے تعلق رکھنے والوں سے متاثر ہوتی ہیں۔ ویسے تو ہر محفل کا اپنا رنگ، اپنا مزاج اس کے شرکاء

سے تشکیل پاتا ہے لیکن اس کے باوجود ان چند چیزوں پر ان کی نگاہ گہری ہوتی ہے
چند باتیں ہم آپ کو یہاں آدابِ محفل کے بارے میں نوٹ کر دیں جو کہ معیوب
سمجھی جاتی ہیں۔

کسی لڑکی کو گھور کر دیکھنا یا متواتر ٹکٹکی لگائے رہنا۔

کسی کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنا۔
محفل میں بزرگ یا معتبر شخص کے آنے پر بیٹھے رہنا۔ اس کے احترام
میں آپ کو کھڑا ہونا چاہئیے۔
نئے مہمان کے آنے پر یا کسی لڑکی کے آنے پر اسے کرسی نشست
کی پیشکش نہ کرنا۔
محفل میں پاؤں پھیلا کر بیٹھنا، بزرگوں کے آداب ان کے احترام کا
خیال نہ رکھنا۔
اونچی آواز میں گفتگو کرنا۔ نہ ہی سرگوشیاں کریں۔ کیونکہ اس سے
بدشگونی ہو سکتی ہے۔
کسی پہ ہوٹنگ کرنا۔ بلامقصد اشارے بازی۔ کسی کی غیر موجودگی
میں اس کی برائی پر تبصرہ کرنا۔
کسی لڑکی کو اپنے مذاق کا نشانہ بنانا۔ اس کے کپڑوں پر خواہ مخواہ تبصرہ،
یہ باتیں ویسے تو آپ کو معمولی محسوس ہوتی ہوں گی۔ لیکن یہی ذرا ذرا

لڑکیوں کو دوست بنائیے۔

چھوٹی چھوٹی سی باتیں آپکی شخصیت کا مجموعی تاثر ہے۔ لڑکیاں ان باتوں کو بڑی توجہ و گہرائی سے سوچتی ہیں اور ان کا نوٹس لیتی ہیں۔ اگر آپ لڑکیوں میں اپنی شخصیت کو اجاگر کرنا چاہتے ہیں تو ان باتوں کا خیال رکھیں۔

فیشن اور عورت

ویسے تو فیشن اب زندگی کا لازمی جزو بن چکا ہے لیکن سادگی میں اپنی وجاہت ہے۔ مگر سادگی بھی سلیقے کی محتاج ہے۔ آپ نے جو کپڑا پہن رکھا ہے۔ اس کا رنگ اور سلائی آپ کے جسم کی مناسبت سے ہے تو آپ کی شخصیت نکھر آئے گی، ورنہ قیمتی کپڑا اور سلائی مناسب نہیں ہے تو آپ کی اپنی موجودہ وجاہت کو بھی کھو بیٹھیں گی اور عورتیں تو اس معاملے اپنی ذرا ذرا سی باتوں کا اس قدر خیال رکھتی ہیں کہ جیسے لکڑی اور دیمک کا ساتھ ہے۔

فیشن کی بیماری اکثریت میں عام ہے کیونکہ ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ جس محفل میں وہ وارد ہوں تمام لوگوں کی نگاہیں اس پہ جم کر رہ جائیں۔ انہیں مرکزیت کی حیثیت حاصل ہو۔ سب لوگ اس کے لباس، اس کے حسن، اس کے لباس کی تعریف کریں۔ والہانہ اسے چاہیں۔ یہ ایک عورت کا فطری جذبہ ہے لباس، کبھی زیور، کبھی اپنے رنگ و روپ اور کبھی

اپنے وجود کی تراش خراش پر فیشن سے ظاہر کرتی ہے۔

عورت کا فیشن کے مطابق اپنے آپ کو تیار رکھنے کا مقصد صرف توجہ حاصل کرنا ہے۔ اسی لیے آپ دیکھیں گے کہ وہ کبھی لباس میں نت نئے ڈیزائن، زیورات میں دیدہ زیب نقاش، بناؤ سنگھار، ہیر اسٹائل تبدیل کرتی رہتی ہے ویسے تو فیشن کے بے شمار پہلو ہیں۔ لیکن چند خاص پہلو جو ہم نے آپ کے سامنے پیش کیے ہیں وہ قدرے نمایاں ہیں۔ اس لیے آپ کو چاہیے کہ کسی لڑکی کی توجہ حاصل کرنے کے لیے اس کے لباس ڈیزائن اور اس کے رنگ روپ کی تعریف سلیقے سے اس انداز سے کریں کہ وہ اسے قبول کرے۔

رنگ اور لڑکیاں

رنگ ہی کا انتخاب سب سے بڑا مسئلہ ہے کیونکہ رنگ کے انتخاب میں اکثر لوگ غلط فہمی کا شکار ہو کر اپنی شخصیت کی جاذبیت کو زنگ آلود بنا لیتے ہیں۔ مثلاً اگر آپ کا رنگ کالا ہے اور آپ نے کسی گورے رنگ کے آدمی کے جسم پر کالا لباس دیکھا جو اس پر خوب صورت لگ رہا ہے آپ نے بغیر کچھ سوچے سمجھے اپنے لیے بھی اس رنگ کے کپڑے کا انتخاب کر لیا۔ اسی طرح اگر آپ کا رنگ سانولا ہے تو آپ گہرے رنگ کا انتخاب کر کے غلطی کر رہے ہیں۔ کیونکہ اصل انتخاب پہلے رنگ کا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے رنگ کی پسندیدگی لڑکیوں میں آپ کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہے، یہ ٹیکنالوجی دور ہے اور نفسیات اب کوئی ایسا علم نہیں رہا کہ لڑکیاں اس سے ناواقف ہوں۔ تعلیم یافتہ لڑکیاں اس میں قدرے دلچسپی رکھتی ہیں۔ اب بعد آپ

کو یہ بتا ئیں کہ کس قسم کی لڑکی کیسا رنگ پسند کرتی ہے ۔

جوان الھڑ دوشیزہ ۔ شوخ رنگوں میں خوشبو تلاش کرتی ہیں ۔ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے دوست اور محبوب ایسے رنگ اپنائیں جو ان کی نگاہوں کو خیرہ کریں ۔

دیہاتی لڑکیاں سبز چمکیلے رنگ والی پگڑیاں پسند کرتی ہیں ۔ جب کہ شہروں میں تعلیم یافتہ طبقہ ہلکے گہرے دونوں رنگ پسند کرتا ہے ۔ لیکن بھڑکیلے نہیں لڑکیاں کوٹ ، شرٹ ، ٹائی وغیرہ میں نمایاں رنگوں کو دلچسپ نگاہ سے دیکھتی ہیں ۔

پختہ عمر کی لڑکیاں قدرے ہلکے رنگوں میں خصوصیت کی حامل رہتی ہیں ۔

جن لڑکیوں کی شادیاں دیر سے پکی عمروں میں ہوتی ہیں ۔ انہیں نیلا ، سبز چاکلیٹی ، سرمئی رنگ بھلا لگتا ہے ۔

خوش لباس ، خوش خوراک ، کھاتے پیتے گھرانے کی لڑکیاں گلابی ، ہلکا اورنج ، ہلکا جامنی رنگ پسند کرتی ہیں

متوسط طبقہ کی لڑکیاں جدید ترین فیشن اور ان رنگوں کو پسند کرتی ہیں جو زیادہ پہنا جا رہا ہو خواہ ان کے جسم پر اچھا لگے یا نہیں ، انہیں تو بس نقل کرنے سے مقصد ۔ سیر و تفریح کی دلدادہ لڑکیاں مختلف النوع کے رنگوں کو پسند کرتی ہیں

آپ لڑکیوں میں ان کے لباس کے رنگ سے ان کی طبیعت کا اندازہ با خوب لگا سکتے ہیں اور پھر آپ خود بھی ان کے پسند کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال کر اس کی توجہ کا مرکز بن سکتے ہیں ۔

بال اور لڑکیاں

بالوں کا شمار عورت کے حسن میں نمایاں حیثیت کے حامل سمجھے جاتے ہیں۔ دنیا بھر میں عورتیں بالوں کے معاملے۔ اور ان کی آرائش میں غیر معمولی محتاط و شوقین واقع ہوئی ہیں۔ بال نسوانیت کا وہ بھرپور حسن ہیں جو زمانہ قدیم سے شاعروں کی توجہ کا مرکز رہے ہیں۔ عورت میں بال کٹوانے اور اسے رنگوانے کا عام رجحان ہے جب کہ مشرق میں لمبے بال نسوانیت کی بھرپور علامت اور دلیل اس کے حسن کا خاصا سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن یورپ نے اپنا اثر جب سے مشرق کے وجود پر چھوڑا ہے۔ یہاں بھی بال تراشنے، اسے سیٹ کرانے اور اسے ڈاتی مشین سے ابھارنے کا رجحان چل نکلا ہے۔ اس میں بھی عورت کی وہی دیرینہ خواہش، جبلی فطرت کارفرما ہے کہ اس کے روپ میں اضافہ ہو اور لوگوں کی نظروں کا مرکز بنے،

بالوں سے بھی لڑکیوں کی خواہش اور ان کی فطرت واضح ہوتی ہے مثلاً لمبے بال والی لڑکی عام طور پر مغرور ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسے بال ہر لڑکی کے نہیں ہوتے وہ ان لڑکیوں میں سے ایک ہوتی ہے جو سینکڑوں میں چند ہی نظر آتی ہے لیکن اس سے آپ یہ نہ سمجھیں کہ وہ مرد میں دلچسپی ہی نہیں لیتی ـــــ ہاں ـــ وہ کسی سے جلد بے تکلف ہونا متعارف ہونا قطعی پسند نہیں کرتیں۔ آپ اسے ضرورت سے زیادہ محتاط کہہ سکتے ہیں۔ اگر آپ کی توجہ متواتر رہے تو وہ یقیناً آپ میں دلچسپی لے گی۔

آپ نے ان لڑکیوں کو اکثر دیکھا ہوگا جو ایک چوٹی میں بال سمیٹ کر باندھ لیتی ہیں۔ ایسی لڑکیاں گھریلو متوسط طبقے سے تعلق رکھتی ہیں وہ ہر کام اخلاص سے کرتی ہیں ان کے دل میں چاہے جانے کی خواہش ہوتی ہے اگر انہیں موقع اور وقت ملے تو وہ چاہت

وہ لڑکیاں جو بالوں کو دو حصوں میں تقسیم کر کے چوٹیاں باندھتی ہیں یہ کبھی کبھی، ہنسی مذاق کو پسند کرتی ہیں۔ اس قسم کی لڑکیاں خاصی زندہ دل ہوتی ہیں۔ یہ صرف تفریح کے موقعوں پہ بہت اچھی ساتھی ثابت ہوتی ہیں دونوں چوٹیوں کو اپنے سر کے اوپر باندھ کر لٹکائے رکھنے والی لڑکیاں محبت کے معاملے میں نہایت خودغرض ہوتی ہیں ان کی خواہش ہوتی ہے کہ

ان کا رفیق کار صرف اور صرف ان کے ساتھ رہے۔ وہ گھر میں کسی دوسرے کا عمل دخل قطعی برداشت نہیں کرتیں۔ اس قسم کی لڑکیوں کی ازدواجی زندگی میں کچھ ناخوشگوار واقعات رونما ہوتے ہیں۔

جوڑا باندھنے یا چوٹیوں کو جوڑے کی شکل دینے والی لڑکی سگھڑ، گھریلو ہوتی ہے وہ خانہ داری کے سلسلہ میں خاصی سلیقہ ہوتی ہیں۔

بال کٹواتے، سیٹ کروانے کا رجحان عام طور پر امیر متوسط طبقہ کی ملازم پیشہ لڑکیوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ ہمیشہ نظر التفات کی متمنی رہتی ہیں اگر تعلیم کے دوران یونیورسٹی کے رومان دل ہی دل میں کسی ساتھی کی رفاقت میسر نہ آسکی تو وہ تشنگی محسوس کرتی ہے۔ اس قسم کی عادت عام طور پر احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہیں یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ اس احساس کو زائل کرنے کے لیئے خود کو دوسروں کی نظروں میں منفرد بنانے مقبولیت حاصل کرنے کے لیئے بال ترشتی ہیں تاکہ ان کے روپ میں تبدیلی ہو سکے۔

آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ کچھ لڑکیاں ماتھے پر بال تراش کر گراتی ہیں گو کہ یہ فیشن اتنا پرانا ہے لیکن اب بھی بہ لڑکیاں گاہ بگاہ نظر آتا ہے۔ لٹ کا ٹنا اس کے دائیں بائیں۔ یا ماتھے پر لہرانے کیلیئے آوارہ چھوڑ دینا

بالوں کو اس طریقے سے کاٹنے والی لڑکیاں عام طور پر رومان پرور ہوتی ہیں ان کی کوشش ہوتی ہے کہ کوئی نوجوان ملے اور وہ اس سے محبت کا کھیل کھیلیں۔ یہ لڑکیاں خاص طور پر اس وقت بالوں کی

لتیں زیادہ کاٹتی ہیں جب کسی لڑکے نے ان کی طرف توجہ کی ہو بلکہ اس کی محبت میں الجھ گئی ہو یہ لڑکیاں بہت کچھ کر گزرنے والی ہوتی ہیں عام طور پر سماج اور رسم و رواج کو پامال کرتی ہوئی صرف اپنی فتح حاصل کرنے میں با مقصود ہوتی ہیں

پھول اور لڑکیاں

پھول کسے پسند نہیں یہ پھول تقریباً ہر معاشرے، ہر ماحول میں
کسی نہ کسی صورت میں ان کی اہمیت اور پسند سے انکار نہیں کیا جاسکتا، ویسے
بھی پھولوں کو محبت کا پیامبر اور نمائندہ تسلیم کیا جاتا ہے، محبت۔
چاہت کے اظہار میں پھولوں کو جو اہمیت حاصل ہے وہ کسی اور چیز کو نہیں
غریب، امیر، متوسط تمام طبقوں میں اسے یکساں پسند کیا جاتا ہے کیونکہ
شادی، خوشی، مرگ دونوں مواقع پر پھولوں کو نمایاں اور بنیادی حیثیت
حاصل ہوتی ہے۔

اور جہاں تک عورت اور پھول کا تعلق ہے وہ فطری اور جبلی
لحاظ سے زمانہ قدیم سے موجودہ دور تک ایک دوسرے سے اس طرح منسلک
ہیں جیسے پھول اور اس کی خوشبو،

عورت کی خوب صورتی اور حسن کی تعریف میں پھول کی مشابہت شاعروں
عاشقوں کی زبان زد پر شہد کی طرح ہمیشہ مٹھاس گھولتی رہی ہے، دنیا بھر
کی شاعری، ادب، فلسفہ، فنون لطیفہ جو بلا شبہ انسانی جذبات کے عکاس،

اور پیر تو ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ وہ اس سے لاتعلقی ظاہر کریں۔

اب پھول اور لڑکیاں۔ کس قسم کی لڑکیاں کس قسم کے پھول پسند کرتی ہیں۔ یہ بھی ایک نفسیاتی پہلو ہے اور انسان کی دور رس نگاہ لڑکیوں کی اس پسند سے اس کی خصوصیات کا پتہ لگا سکتے ہیں۔

گلاب پسند کرنے والی لڑکیاں۔ انتہائی رعنائی پرور، محبت کرنے والی لچکیلی ہوتی ہیں۔

نرگس کا پھول پسند کرنے والی لڑکیاں۔ مستقل مزاج اور ساتھ نبھانے والی ہوتی ہیں۔

سورج مکھی پسند کرنے والی لڑکیاں۔ خود سر، انتہا پسند، خود پسند ہوتی ہیں۔

گیندے کا پھول پسند کرنے والی لڑکیاں۔ باصلاحیت، سخت حالات میں اپنی صلاحیتوں سے خود راستہ بنانے والی ہوتی ہیں۔

چنبیلی کا پھول پسند کرنے والی لڑکیاں۔ نرم مزاج، جنسی کشش کی حامل، وفا شعار ہوتی ہیں۔

رات کی رانی کا پھول پسند کرنے والی لڑکیاں۔ نرم مزاج، تخریبی جنس پرست، گھریلو لڑکیاں ہوتی ہیں۔ اگر ماحول اچھا نہ ہو تو وقت سے پہلے جوانی کو دیمک لگا لیتی ہیں۔

پھولوں کا استعمال اور لڑکیاں

پھول تو تقریباً مرد اور عورت دونوں ہی پسند کرتے ہیں لیکن لڑکیاں پھولوں کی کچھ زیادہ دلدادہ اور شوقین ہوتی ہیں وہ انہیں مختلف طریقوں سے استعمال کر کے اپنے روپ میں اضافہ اور طبیعت میں تازگی برقرار رکھنے کی بھرپور کوشش کرتی ہیں۔

وہ انہیں گجرے بنا کر کلائی میں پہنتی ہیں۔ جوڑے میں سجاتی ہیں
اس طرح لڑکیوں کے پھولوں کے استعمال سے ان کی پسند، طبیعت،
رجحان کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ گجرے پہننے والی لڑکیاں عام طور پر بھرپور
رفاقت، محبت، چاہت کی متمنی ہوتی ہیں۔ اگر اسے محبوب کی رفاقت
حاصل ہو تو وہ بھرپور چاہت کا ثبوت دیتی ہے۔

بالوں میں جوڑے میں پھول سجانے والی لڑکیاں۔ انتہائی پسند، خود
پسند، تعریف کی دلدادہ ہوتی ہیں۔ اگر ان کا محبوب اس کی تعریف کرتے
تو وہ اپنی تمام محبت اس پر نچھاور کر دیتی ہیں۔

ہاتھ میں پھول پکڑنے والی لڑکیاں احساس عدم تحفظ کا شکار ہوتی ہیں
ان میں قوت فیصلہ کا فقدان ہوتا ہے البتہ ان میں خود اعتمادی ضروری ہوتی
ہے اگر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے تو وہ ہر مشکل کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت
رکھتی ہیں۔ ان میں کچھ لاپرواہ قسم کی لڑکیاں بھی ہوتی ہیں لیکن ان کی تعداد
بہت کم ہوتی ہے۔

کچھ لڑکیاں پھولوں کی بجائے کلیوں کے آویزے یا جھمکے بنا کر ان کو
کیا کرتے ہیں۔ ایسی لڑکیاں اکثر گھریلو قسم کی ہوتی ہیں۔ یہ وفادار اور
جانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ان لڑکیوں کی محبت اور
بھی بھرپور محبت دیں گی۔

زیورات اور لڑکیاں

زیورات کا رواج زمانہ قدیم سے جاری و ساری ہے اور عورتوں کی تو یہ سب سے بڑی کمزوری رہی ہے۔ اس کی وجہ عورت زیورات کے ذریعہ اپنے روپ میں مزید کشش پیدا کر سکتی ہے۔ یورپ میں زیورات کا رواج ہے لیکن مختصر صرف چند قیمتی چیزوں کے۔ البتہ مشرق میں اس کا رواج زیادہ ہے طیاٹن سری لنکا، انڈونیشیا کے بعد برصغیر پاک و ہند کی عورتوں میں زیورات کے سب سے زیادہ ڈیزائن استعمال ہوتے ہیں۔

تقسیم سے قبل سونے کو امارت و ثروت کا معیار تصور کیا جاتا تھا لیکن رفتہ رفتہ اقتصادی اور معاشی حالات نے چاندی سونے کا مقام دے دیا ہے اور سونا شادی بیاہ جیسے خاص وقت کے لیے مخصوص ہو کر رہ گیا ہے۔

لیکن اس کے باوجود سونے کی چند چیزیں اب بھی عورت کے پاس نمائش پذیر ہوتی ہیں۔ عام طور پر سادہ سے سادہ لڑکی کی کلائی میں چوڑیاں اور کان میں آویزے، جھمکے یا ہلکے ٹاپس ضرور رہیں گے۔ اگر بہت غریب لڑکی ہے تو ناک میں کوئی کیل وغیرہ ضرور ہوگی۔ کیونکہ خالی ناک، کان، کلائی کو تعلیم یافتہ گھرانوں تک میں ایک بدشگون و منحوس خیال کیا جاتا ہے۔ کچھ نہیں تو ناک میں سونے کی کیل تو ہے۔ سادہ زیور استعمال کرنے والی لڑکیاں عام طور پر حقیقت پسند زندگی کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والی ہوتی ہیں۔

چوڑیوں کی شوقین لڑکیاں عام طور پہ گھریلو۔ اور گھر سے محبت رکھنے والی ہوتی ہیں۔

اگر چوڑیوں کے ہمراہ کڑے استعمال کرنے والی لڑکی ہو تو وہ احساس برتری کا شکار رہتی ہے۔ اور اگر امیر گھرانے سے اس کا تعلق ہو تو خاندان کی بالادستی کا بڑی شدت سے احساس رہتا ہے)

چھوٹے چھوٹے جھمکے پہننے والی لڑکیاں دوستی و محبت کی دلدادہ ہوتی ہیں، وعدہ نبھانے، ساتھ دینے والی ہوتی ہیں۔

بڑے بڑے جھمکے جڑاؤ بالیاں پہننے والی لڑکیاں روایات کی پابند، اقتدار کی دلدادہ۔ اور لڑکوں سے دوستی کو معیوب قرار کرتی ہیں۔

ہلکے ٹاپس پہننے والی لڑکیاں زندہ دل، خوش مزاج، سیر و تفریح

کرتی ہیں۔ ان میں فنکارانہ صلاحتیں ہوتی ہیں اگر موقع میسر آجائے تو اسے اجاگر کرنے کی بھرپور کوشش کرتی ہیں۔

پاؤں میں پازیب پہننے والی لڑکیاں وفا شعار، محبت نچھاور کرنیوالی ایک اچھی بیوی ثابت ہوتی ہے۔

سر کا تاج (جو ظاہر صرف امیر گھرانوں میں پہنا جا سکتا ہے) یہ خود سر اپنی امارت کا رعب جمانے والی لڑکیاں ہوتی ہیں۔

انگوٹھی استعمال کرنے والی لڑکیاں۔ اچھی دوست ہوتی ہیں۔ وہ اپنی دوستی میں کسی تیسرے کو شریک کرنا اچھا تصور نہیں کرتیں۔ آپ یہ سمجھ لیں کہ وہ دوستی کے معاملے میں انتہا پسند ہوتی ہیں۔

چھلا پہننے والی لڑکیاں صرف دوستی کی خواہشمند ہوتی ہیں اور اپنی دوستی کو ہر قیمت پر شرط کو نبھانے کو تیار ہو جاتی ہیں۔

گلے میں ہار پہننے والی لڑکیاں عموماً متوسط گھرانوں اور ان علاقوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ کیونکہ اس سے سراسر طبقاتی امتیاز کا احساس ہوتا ہے اس قسم کی لڑکیاں محبت کے معاملے میں ایک انجانے خوف میں مبتلا رہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر کئی خوشیوں سے محروم رہ جاتی ہیں۔

لڑکیاں اور مردوں کے پیشے

لڑکیاں عجیب خصوصیات کی حامل ہوتی ہیں۔ انہیں اگر ہم الگ الگ خانوں میں اگر تقسیم کریں تو کسی حد تک آپ ان کی توجہ حاصل کرتے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ وہ کس قسم کے پیشوں والوں کو پسند کرتی ہیں۔ یہاں ہم الگ الگ پیشے اور لڑکیوں کی پسند کو ترتیب دے رہے ہیں تاکہ آپ انہیں اپنی جانب متوجہ کرنے سے پہلے ان کی پسند کو جانچ سکیں۔

فوج کے نوجوان اور لڑکیاں

لڑکیاں عام طور پر بہادر مردوں کو پسند کرتی ہیں جن کے جسم مضبوط اور حوصلے جوان ہوں۔ مسلح افواج سے وابستہ نوجوان عام طور پر لڑکیوں کے آئیڈیل ہوتے ہیں۔ کیونکہ فوجی جوان کو دیکھتے ہی عزم وہمت، جوانمردی، مضبوطی، لیے ذہن شخصیت کا تصویر ذہن میں ابھرتا ہے۔ لڑکیاں یوں تو تمام فوجیوں کو پسند کرتی ہیں لیکن خاص طور پر پائلٹ، کمانڈر، کیپٹن، اور تو بھی ان کے آئیڈیل ہوتے ہیں۔ فوجیوں کو پسند کرنے والی لڑکیاں خاص طور پر مندرجہ ذیل لڑکیاں ہوتی ہیں اونچے گھرانوں کی تصور پرست لڑکیاں، ایسے گھرانوں کی لڑکیاں جن کے ساتھ زیادتی ہوئی ہو۔ شوہر نے ساتھ نہ دیا ہو، وقت آنے پر زندگی کے ساتھی نے وفا نہ کی ہو۔ وہ فوجی کو اپنے دل میں بسا لیتی ہیں۔ اور ان گھرانوں کی لڑکیاں بھی جن کے عزیز یا گھر میں سے فوج میں ہوں۔

پولیس افسر اور لڑکیاں

پولیس افسران لڑکیوں کے آئیڈیل ہوتے ہیں۔ جس گھر میں کوئی پولیس افسر ہو یا ہو گزرا ہو، جن بزرگ سے غرستا ستا کر ان کے ذہنوں میں ایک باوقار افسر کا خاکہ تراش دیا ہو، دوسرے نمبر پر وہ لڑکیاں جن کے خواب فوجی

افسر جو پورے نہ کر سکے ہوں یا وہ محروم رہ گئی ہوں (کسی وجہ سے) وہ بھی پولیس افسروں کو پسند کرنے لگتی ہیں۔ اونچے گھرانوں کی ایسی لڑکیاں جو نوکروں اور ملازموں پر رعب جھاڑنے اور حکم چلانے کی عادی ہوں اور مستقبل میں بھی اپنا دبدبہ قائم رکھنا چاہتی ہوں۔ ایسی لڑکیاں اپنے خوابوں میں پولیس افسروں کو لیا لیتی ہیں۔

اس کے علاوہ ایسی لڑکیاں جن میں انتظامی صلاحیتوں کو چلانے کا موقع میسر نہ آیا ہو وہ بھی پولیس افسر کو پسند کرتی ہیں۔

دیہاتی تو پولیس کی وردی کو ہی گورنر کی حیثیت دیتے ہیں اس لیے دیہاتی لڑکی کے تصور میں پولیس افسر نہایت کشش اور آسودگی رکھتا ہے لیکن اس کی نظر میں ثانوی حیثیت نہیں ہوگی اقتصادی اور معاشی اعتبار سے پسند کیا جاتا ہے۔

سول سروسز (سی ایس پی) افسر

عام زندگی میں سب سے زیادہ حیثیت سول افسروں کو حاصل ہے کیونکہ ان کے پاس روزمرہ زندگی میں کام آنے والے اختیارات ہوتے ہیں اور ان میں مراعات دینے کا اختیار ہوتا ہے۔ ان کی زندگی ایک عام شہری کے مقابلے میں زیادہ پرآسودہ ہوتی ہے۔

انہیں وہ لڑکیاں پسند کرتی ہیں جن کے گھریلو اقتصادی حالات زیادہ

خراب ہوں اور وہ اپنے مستقبل کے لیے خوشگوار خواب بنتا چاہتی ہوں، یہ ان کے آئیڈیل ہوتے ہیں۔ ویسے تو ہر پڑھا لکھا نوجوان مقابلے کے امتحان پاس کر کے اس مقام کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کامیاب ہو رہے ہیں لیکن فوقیت انہیں حاصل ہے جن کے بزرگ پہلے ہی سے ان شعبوں میں قائم ہیں۔

لڑکیاں ایسے نوجوانوں کو زیادہ پسند کرتی ہیں جن کے بزرگ پہلے ہی سے کسی اعلیٰ عہدے پر متعین ہیں آپ اسے لڑکی کا احساس کمتری کہہ لیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔

پروفیسر

ماضی میں تو پروفیسر کا نام ہی لڑکیوں کے لیے ایسا تھا جیسا کہ ان کے ماں باپ یا دوست ان کا اپنی ہی انگلیوں سے گلا دبا رہے ہوں، کیونکہ تصور میں پروفیسر کا خاکہ ہی مجھوٹا جاسں، داڑھی بڑھی، غیر حاضر دماغ اور متغیر شخصیت۔ اس لیے ان سے رومانس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا، لیکن موجودہ دور میں تعلیم کے بڑھتے ہوئے رجحان نے لڑکیوں میں اس تصور کو کسی حد تک کم کر دیا ہے وہ اب ان میں دلچسپی لینے لگی ہیں۔ انہیں پسند کرنے والی لڑکیوں میں عام طور پر عقلمند ذہین، مناسب تعلیمی منتظمات ہوتی ہے۔

اگر یہ نلیبر وظیفہ کے لیے غیر ممالک جا رہا ہو، یا وہ ایسی ڈٹ رہا ہو تو اس کے تذکرے لڑکیوں کی زبان پر ہوتے ہیں جن سے ان کی دلچسپی ظاہر ہوتی ہے

ڈاکٹر

ڈاکٹر کا پیشہ ، خدمت خلق کہلاتا ہے ۔ اسے ہمارے معاشرے میں جس عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے فوجی افسروں کے بعد لڑکیوں میں نظر التفات کے نمبر میں دوسرے پر آتا ہے ۔ کیونکہ ڈاکٹر کے پیشے میں اور سچ ہے میں جہاں عزت ، شہرت ہے وہاں دولت ہے انہیں پسند کرنے والی لڑکیاں عام طور پر وہ ہوں گی جن گھر میں ابھی تک کوئی ڈاکٹر نہیں ہوا ہو ۔ وہ ایسے نوجوان کو پسند کرتی ہیں ۔ ایسی لڑکیاں بھی انہیں پسند کرتی ہیں جن کے ساتھ بچپن سے جوانی تک کئی حادثے سے گزرے ہوں ۔ یا وہ لڑکیاں جو انسانیت کی بھلائی اور خدمت کے لیے کوشاں ہوں ، امیر گھرانے کی آزاد خیال لڑکیاں بھی انہیں پسند کرتی ہیں لیکن زیادہ نہیں ۔

تاجر اور صنعت کار

تاجر حضرات کو تقریباً ہر قسم کی لڑکیاں پسند کرتی ہیں لیکن خاص طور پر وہ لڑکیاں انہیں بہت پسند کرتی ہیں جو معاشی آسودگی ، اور مزے کی زندگی گزارنے کی دلدادہ ہوں ۔ کیونکہ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بھاری اخراجات اور مہنگے لوازمات کو وہ برداشت کر سکے ۔ ظاہر ہے ایک عام ملازم تو برداشت

کرنے سے رہا۔

ایسی لڑکیاں عموماً فیصلے پہلے کرتی ہیں اور توجیہ بعد میں ہوتی ہے وہ پہلے آئیڈیل کا روپ دھارتی ہیں اور پھر اپنی خواہش کی تکمیل۔

امیر گھرانوں کی لڑکیاں (غیر ملکی عورتیں) صنعت کار اور تاجر نوجوان کے لیے ہر وقت دیدہ و دل فرش راہ کیے رکھتی ہیں۔ اس لیے تاجر کو لڑکی کے انتخاب میں ذرا احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

انجینئر

ان پیشوں نے جس قدر تیزی سے ترقی کی ہے اس کی مثال آپ کے سامنے ہے کہ آج مشرق وسطیٰ اور خلیج کی ریاستوں میں انہیں ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا ہے انہیں پسند کرنے والی لڑکیاں متوسط گھرانوں، یونیورسٹی کی طالبات، سکولوں میں پڑھانے والی استانیاں ہوتی ہیں۔

قصبوں میں رہنے والی عام لڑکیاں بھی انہیں پسند کرتی ہیں کیونکہ ان کے ہمراہ اقتصادی ترقی اور معاشی آسودگی وابستہ ہے۔

کھلاڑی

کھلاڑیوں کو یوں تو تمام دنیا میں رہنے والی لڑکیاں پسند کرتی ہیں جس ملک میں جو کھیل زیادہ مقبول ہو اس کے کھلاڑیوں کو آئیڈیل تصور کرتی

ہیں مثلاً کرکٹ، ہاکی، فٹ بال، باکسنگ، ریسلنگ، سوئمنگ، ویٹ لفٹنگ جوڈو کراٹے، جسمانی ورزش، دوڑ، ریلنگ، وغیرہ وغیرہ

ہمارے یہاں اب تک ہاکی اور کرکٹ کے کھلاڑیوں تک یہ سلسلہ محفوظ ہے۔ ہوسکتا ہے آئندہ دیگر کھلاڑیوں میں لڑکیوں کی پسندیدگی بڑھے۔

انہیں پسند کرنے والی لڑکیاں خاص طور پر امیر گھرانوں سے ہوتی ہیں لیکن متوسط گھرانوں کی لڑکیاں بھی انہیں آئیڈیل تصور کرتی ہیں، لیکن صرف فاتح کھلاڑی کو۔

سیاست دان

انہیں بہت کم لڑکیاں پسند کرتی ہیں۔ شہرت حاصل کرنے والی (کسی طبقے سے تعلق ہو) لڑکیاں ایسے نوجوانوں کو پسند کرتی ہیں۔ لیکن کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ کیونکہ عام طور پہ یونیورسٹی یا کالجوں میں طلباء کو سیاست میں حصہ لینے والے نوجوان ہیں وہ چٹیلے اور سرگرم ہوتے ہیں جو طالبات کی نظروں میں اپنے لیے جگہ حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن عام زندگی میں انکی نظر میں سیاست کا میدان وادی پرخار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لیے لڑکیاں انہیں بہت کم اپنا آئیڈیل تصور کرتی ہیں۔

اداکار، ماڈل یا شو بزنس

اس زمرے میں ریڈیو، ٹی وی اور فلم کے فن کار کے علاوہ اشتہارات کی کمپنیوں سے وابستہ ماڈل بھی شامل ہوتے ہیں۔ انہیں چاہنے والیوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ہر طبقے کی لڑکی انہیں اپنا آئیڈیل تصور کرتی ہے۔ ہر لڑکی نے اپنے خوابوں میں انہیں پیار کیا ہوتا ہے سوائے ان لڑکیوں کے جو عملی زندگی میں قدم رکھ چکی ہیں اور زندگی کی تلخ حقیقتوں سے آشنائی حاصل کر چکی ہوتی ہیں۔

مصور، موسیقار، ادیب، شاعر

یہ لوگ ویسے تو فن کار شمار کیے جاتے ہیں لیکن ان کا تعلق اور عوام کا رابطہ بالکل شو بزنس والوں کی طرح ہوتا ہے اگر ان سے زیادہ کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ یہ لوگ دماغی اور فکری کام کرنے والے ہوتے ہیں جن کا ذہن اور ذہانت بھرپور ہوتی ہے، یہ لوگ نمائش وغیرہ کے قائل نہیں ہوتے، ان کے لباس، شکل وصورت اور ماحول کی بے ترتیبی ان کی زندگی کا خاصہ ہوتے ہیں

گھر کی ہر شے سے بے پرواہ بے نیاز۔

انہیں پسند کرنے والی لڑکیاں جذباتی، فن کار، بے نیازی اور لاپرواہی پیدا ہونے والی ہوتی ہیں سکولوں کی لڑکیاں کبھی انہیں آئیڈیل تصور کرتی ہیں یہ لوگ معاشی اعتبار سے مفلس، محتاج اور دوسرے کے دست نگر ہوتے

ہیں ۔ مناسب وسائل اور مراعات کے باوجود یہ مادی اعتبار سے ترقی نہیں کر سکتے اس لیے انہیں امیر گھرانوں کی لڑکیاں جو سیر و تفریح، عیاشی اور مزے اڑانے کی دلدادہ ہوں کیسے پسند کر سکتی ہیں۔

البتہ میوزک آئٹم، کتاب، آٹوگراف یا تصویر اپنے ڈرائنگ روم میں سجانے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔

یہ تو تھیں وہ چند ضروری باتیں جو لڑکیوں میں مقبول ہونے کے لیے آپ کو معلوم ہونا لازم ہیں۔ ہم نے چیدہ چیدہ تمام معلومات آپ کو بہم کر دی ہیں۔ اب آپ کا کام ہے کہ آپ اپنے میں یہ خوبیاں پیدا کریں اور لڑکیوں کو اپنی جانب متوجہ کر کے مقبول ہوتے ہیں یا نہیں۔ اس کے علاوہ خط و کتابت بھی اپنے جذبات اور خیالات کو ایک دوسرے تک پہنچانے کا بہتر اور موثر ذریعہ ہے، خط آپ نہایت آسان زبان میں لکھئے اور مختصر۔

حالانکہ امیر گھرانوں کی لڑکیاں اسے پسند نہیں کرتیں وہ فون، ملاقات کو زیادہ ترجیح دیتی ہیں متوسط طبقے کی لڑکیاں خط و کو پسند کرتی ہیں لیکن اس کے لیے حالات خوشگوار ہونا ضروری ہے اور اس میں راز و نیاز پہلی شرط ہے۔ یہ خط جذبات سے پر خوب صورت لفظوں سے لکھا جائے جو آپ کی قابلیت کے ساتھ آپ کے جذبات کا ترجمان ہو۔

تیسرے درجے کی لڑکیاں عام طور پر اپنے تمام جذبات کی طرح اس شوق کو بھی دبا کر رکھتی ہیں۔ آپ ان کی مدد سے اپنے جذبات کی پرستی

کر سکتے ہیں لیکن ایک بات کا خیال رکھا جائے کہ ان خطوط سے کسی کی عزت پہ حرف نہ آئے کیونکہ آپ کے گھر میں بھی ماں بہن ہو گی۔

ایک تجربہ اپنے پر کر ڈالیے

وہ میری طرف دیکھ کر مسکرائی ، کیوں۔ کیا میرا لباس بدذائقہ بختیر ہے یا وہ مجھے پسند کرتی ہے۔

اسے کون سا رنگ پسند ہے۔ وہ کس قسم کی عادت رکھتی ہے۔

کیا میرا لباس جدید فیشن کے مطابق ہے وہ اس فیشن کو پسند کرتی ہے۔

کیا اسے معلوم ہے کہ میں کھلاڑی ہوں کیا اس کی دلچسپی اس لیے ہے

کیا وہ شاعری پسند کرتی ہے۔ اسے مصوری سے کچھ لگاؤ ہے۔

کیا وہ تحفے لینا پسند کرتی ہے۔ میں اسے کون سا تحفہ دوں۔

مجھ میں کون سی انفرادیت ہے۔ جس کی وجہ سے وہ میری جانب توجہ لے رہی ہے۔

میں اپنے میں کون سی انفرادیت پیدا کروں کہ وہ میری شریک حیات بننے پر راضی ہو جائے۔

کیا اس کے گھر والے اس بات کو پسند کریں گے کہ میں شادی کا پیغام بھیجوں۔

کیا میں اسے تفریح کے لیے کہوں۔ وہ مان جائے گی۔

کیا اسے میری یہ عادت پسند ہے۔ وہ اس عادت کو برا تو نہیں سمجھتی۔

اسے کس قسم کے پھول پسند ہیں۔ گلاب، چنبیلی، موتیا۔

آپ کو چاہئے کہ محبت شروع کرنے سے پہلے لڑکی کی خواہش معلوم کریں اس کی پسند نہ پسند کا خیال رکھیں۔

کیونکہ نفسیاتی تجزیہ آپ کے معاون، فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں اور آپ کی ناکامی اس صورت میں صرف بارہ فی صد رہ جاتی ہے ورنہ ناممکن ہے یہی چیزیں آپ کو لڑکی کی نظر میں فوقیت دلا سکتی ہیں۔ چنانچہ یہ ضروری ہے کہ ہر نوجوان اپنی شخصیت، عادات، لباس، گفتگو، ادب و آداب، کا جائزہ ذاتی طور سے۔ اس جائزہ کی مدد سے وہ اپنی شخصیت کے خدوخال کو نکھارتے اور پرکشش بنانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

کیونکہ لڑکی کو محبت کے دام الفت میں پھنسانے سے پہلے اپنے خیالات

پاکیزہ اور ذہن کو ہوس کی گندگی سے پاک کر لیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کسی غلط ارادے سے کسی لڑکی کو اپنی جانب متوجہ کریں اور اس سے اپنی کوئی گندی خواہش کو پورے کرنے کے در پہ ہوں۔ اگر ایسا ہے تو پہلے اچھی طرح یہ سوچ لیں کہ برائی کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے جب آپ کسی لڑکی کو اس ارادے سے پھانس رہے ہوں کوئی آپ کی بہن کو اپنے دامِ الفت میں پھنسا رہا ہو، اب آپ جانتے اور آپ کا کام

والسلام

عارف پرنس

سو بار ترا دامن ہاتھوں میں مرے آیا
جب آنکھ کھلی دیکھا اپنا ہی گریباں ہے۔